*http://www. Khatme-nubuwwat.org/*

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۴ تا ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۳۱

## اعجاز القرآن

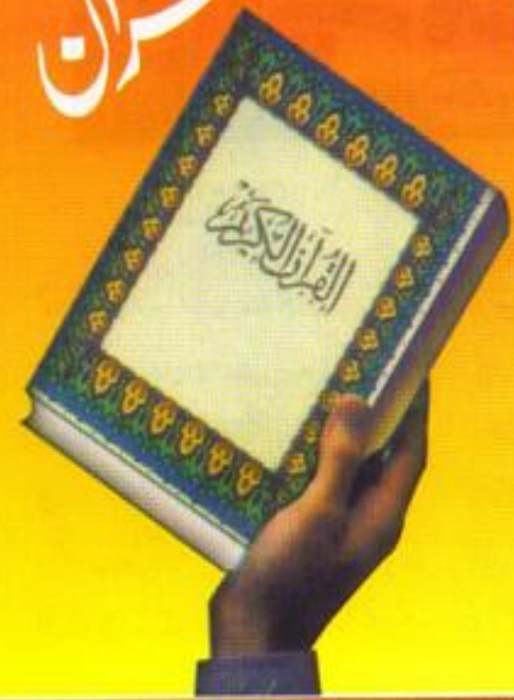

## روزہ۔ قرآن کریم کی روشنی میں

# ربوہ کا نام اور اس کے باشندوں کے مالکانہ حقوق

## قادیانی بدکردار

## تصویر مرزا

قیمت: ۵ روپے

## نماز تراویح

### تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟

س..... تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ کیا بیس رکعت نماز تراویح پڑھنا ہی افضل ہے؟

ج..... تراویح کی ابتدا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشہ سے کہ یہ فرض نہ ہو جائیں تین دن سے زیادہ جماعت نہیں کرائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرداً فرداً پڑھا کرتے تھے اور کبھی دو دو چار چار آدمی جماعت کر لیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے عام جماعت کا رواج ہوا اور اس وقت سے تراویح کی بیس ہی رکعات چلی آرہی ہیں اور بیس رکعت ہی سنت مؤکدہ ہیں۔

س..... روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا روزہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تراویح پڑھی جائے؟

ج..... رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں دن کی عبادت روزہ ہے اور رات کی عبادت تراویح۔ اور حدیث شریف میں دونوں کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

جعل اللہ صیامہ فریضۃ و قیام لیلہ تطوعاً۔ (مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

مفہوم: "اللہ تعالیٰ نے اس ماہِ مبارک کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس میں رات کے قیام کو نفلی عبادت بنایا ہے۔"

س..... کیا غیر رمضان میں تراویح تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟ اور یہ کہ تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟ قرآن و حدیث کے حوالے سے جواب دیجئے۔

ج..... تہجد الگ نماز ہے جو کہ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں مسنون ہے۔ تراویح صرف رمضان المبارک کی عبادت ہے 'تہجد اور تراویح کو ایک نماز نہیں کہا جا سکتا' تہجد کی رکعات چار سے بارہ تک ہیں، درمیانہ درجہ آٹھ رکعات ہیں اس لئے آٹھ رکعتوں کو ترجیح دی گئی ہے۔

### جو شخص روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ بھی تراویح پڑھے؟

س..... اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی فرمایئے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا ہے گا وہ تراویح پڑھے گا یا نہیں؟

ج..... جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لے اور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی امید نہیں تو ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار فدیہ دے دیا کرے اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے۔ تراویح مستقل عبادت ہے یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔

س..... تراویح باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟ اگر کسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے تو کچھ گناہ تو نہیں؟

ج..... رمضان شریف میں مسجد میں تراویح کی نماز ہونا سنت کفایہ ہے اگر کوئی مسجد تراویح کی جماعت سے خالی رہے گی تو سارے محلے والے گناہ گار ہوں گے۔

### معاوضہ طے کرنے والے حافظ کی اقتداً میں تراویح ناجائز ہے:

س..... اکثر حافظ صاحبان جن کے کھانے کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا وہ باقاعدہ معاوضہ طے کر کے پھر تراویح پڑھانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ کیا ایسی صورت میں جبکہ روزگار وغیرہ نہ ہو قرآن عظیم کو ذریعہ آمدنی بنانا جائز ہے؟

ج..... اجرت لے کر تراویح پڑھانا جائز نہیں اور ایسے حافظ کے پیچھے تراویح مکروہ تحریمی ہے اس کے بجائے "الم ترکیف" کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

### تراویح پڑھانے والے حافظ کو ہدیہ لینا کیسا ہے؟

س..... یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ قرآن پاک سنا کر اجرت لینا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی حافظ تراویح میں قرآن پاک سنائے اور کوئی اجرت نہ لے مگر مقتدی اپنی خوشی سے اسے کچھ رقم یا کوئی کپڑا وغیرہ کوئی چیز دے دیں تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

ج..... جس علاقے میں حافظوں کو اجرت دینے کا رواج ہو وہاں ہدیہ بھی اجرت ہی سمجھا جاتا ہے' چنانچہ اگر کچھ نہ دیا جائے تو لوگ اس کا برا مناتے ہیں' اس لئے تراویح سنانے والے کو ہدیہ بھی نہیں لینا چاہئے۔

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۴ تا ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ تا ۳۱ دسمبر ۹۸ | شمارہ ۳۱


بیاد:

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ
☆ مفتی احسان احمد شجاع آبادی ؒ
☆مولانا محمد علی جالندھری ؒ ☆مولانا لال حسین اختر ؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ
☆مولانا محمد حیات ؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمن ؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھری ؒ


سرپرست: خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا


## اس شمارے میں


| | | |
|---|---|---|
| ربوہ کا نام قادیان ........نامنظور! | (اداریہ) | 4 |
| ربوہ کا نام اور اس کے باشندوں کے مالکانہ حقوق | (مولانا زاہد الراشدی) | 6 |
| روزہ قرآن کریم کی روشنی میں | (مولانا مفتی ولی حسن ؒ) | 8 |
| روزے کے فضائل و مسائل | (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی) | 12 |
| اعجاز القرآن | (مولانا محمد اشرف کھوکھر) | 14 |
| قادیان کا بد کردار! | (جناب محمد طاہر رزاق) | 18 |
| شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی ؒ | (جناب رحمت نادر خان چترالی) | 21 |
| قادیانی غیر مسلم کیوں؟ | (جناب سید ریحان زیب) | 23 |
| اخبار ختم نبوت................ | | 26 |
| تصویر مرزا قادیانی................ | (جناب عبداللطیف غوری) | 27 |



مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر | قانونی مشیر
| حشمت حبیب ایڈووکیٹ

خطاطی و ترئین | کمپوزنگ و ڈیزائننگ
خرم | فیصل عرفان

بیرون ممالک زر تعاون: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

اندرون ملک زر تعاون: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۳۰ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ربوہ کا نام قادیان ..................نامنظور!

پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر ربوہ کی نام کی تبدیلی کی سفارش کی ہے جس پر پوری پنجاب اسمبلی مبارکباد کی مستحق ہے اور ایک ایک رکن اسمبلی قابل مبارک ہے کہ اس نے اس سلسلے میں اپنا ووٹ دیا۔ انشاءاللہ العزیز اس کی برکت سے اراکین اسمبلی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ایک اطلاع کے مطابق ربوہ کا نام "نیو قادیان" یا "نیا قادیان" تجویز کیا جارہا ہے۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو یہ بہت ہی برا اور قبیح اقدام ہے اور نام کی تبدیلی کے اقدام کو ختم کرنے کی سازش ہے۔ ربوہ کا نام کوئی بہتر یا مقدس نہیں تھا لیکن چونکہ یہ لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے اس لئے قادیانیوں نے اس نام کو اس آیت کی طرف منسوب کر کے کہا کہ یہ نام قرآن کریم میں آیا ہے حالانکہ قرآن کریم ۱۴ سو سال پہلے نازل ہوا اور ربوہ نام پاکستان بننے کے بعد تجویز ہوا لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹ کی طرح ہر قادیانی جھوٹ بول کر ربوہ کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا تھا' اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ تھا کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔ الحمدللہ یہ مطالبہ پورا ہوا لیکن اگر نیو قادیان نام رکھا گیا تو یہ بہت غلط ہے کیونکہ قادیان نام قادیانیوں کے نزدیک مقدس اور مبارک ہے۔ ان بدبختوں کے نزدیک قادیان مدینہ اور مکہ سے افضل ہے (نعوذباللہ)

امت مسلمہ اس حقیقت کو بدل و جان تسلیم کرتی ہے کہ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً۔ کائنات ارضی کے سب سے محترم' مبارک اور مقدس قطعات ہیں۔

رب العزت کی تجلیات کا مرکز ارض حرم ہے تو اس کی رحمتوں کے نزول کی جگہ ارض مدینہ' جہاں کائنات کا سب سے عظیم انسانؐ محو استراحت ہے۔

حج بیت اللہ' اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو عشق و جنون کا سفر ہے اور جس میں حضرت حق کے بندے اپنی نیاز مندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔

محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے امتیوں کے لئے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔

لیکن دیکھیں کہ مرزا جیسے شاطر' فریبی اور دولت انگلیشیہ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی۔ اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی توہین کی۔

آسماں را حق بود گر خوں بارد بر زمیں

(۱)............ "اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ" انا انزلنہ قریباً من

القادیان" تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول ص ۴۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۴۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۲)........ "مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل اور واقع ہوا' قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے" سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ۔"

(خطبہ الہامیہ حاشیہ ص ۲۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۲۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۳)........ "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا۔ ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۵۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے"

(در ثمین ص ۵۲ 'از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۴)........ "حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا' تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا' آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔"

(حقیقۃ الرؤیا ص ۴۶ 'از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

ان حوالہ جات کے بعد کیا کوئی مسلمان برداشت کر سکتا ہے کہ ربوہ کا نام قادیان ہو؟ اس نام کے بعد تو قادیانی اس کو اپنے مذہب کی حقانیت کی دلیل بنائیں گے' مرزا طاہر نے بھواس کی ہے کہ جھوٹے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشن گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ قادیان مل گیا۔ اب اگر یہ نام منظور ہوا تو قادیانی جشن منائیں گے اس لئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے مطالبہ کیا ہے کہ اس نام کو تجویز نہ کیا جائے۔ مجلس عمل اور مسلمان کسی صورت میں اس کو قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی اس نام سے پکاریں گے۔ اس کا نام مصطفیٰ آباد' صدیق آباد' چناب نگر یا چک ڈھگیاں رکھا جائے۔ امید ہے کہ پنجاب اسمبلی اور متعلقہ محکمہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے قادیان نام نہیں رکھیں گے۔ مسلمان ربوہ کا نام "قادیان" کی نامنظوری کا اعلان کرتے ہیں۔

مولانا زاہد الراشدی

# ربوہ کا نام اور اس کے باشندوں کے مالکانہ حقوق

ربوہ کے باشندوں کو اگر مالکانہ حقوق مل جائیں تو ایک بھی قادیانی'
قادیانی نہیں رہے گا بلکہ اسلام قبول کر کے رسول آخرین ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لے آئے گا

پنجاب اسمبلی نے گزشتہ دنوں ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہے جس میں ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی سفارش کی گئی ہے اور قادیانی جماعت کے ترجمان نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے ناروا اور انسانی حقوق کے منافی قرار دیا ہے جبکہ ربوہ کی بعض تاجر تنظیموں نے بھی اس قرارداد پر نکتہ چینی کی ہے اور کچھ عالمی ذرائع ابلاغ نے کہا ہے کہ اس قرارداد پر عمل درآمد سے پاکستان میں بنیاد پرست مسلمانوں کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔

ربوہ دریائے چناب کے کنارے ایک نیا آباد ہونے والا شہر ہے جو قیام پاکستان کے بعد قادیانی جماعت نے بسایا ہے۔ تقسیم ہند میں قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ''قادیان'' (ضلع گورداسپور) بھارت میں رہ گیا اور قادیانی جماعت کی رائل فیملی اور ہزاروں ارکان مشرقی پنجاب سے منتقل ہو کر پاکستان میں شامل ہونے والے مغربی پنجاب میں آگئے اور چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے دوسرے کنارے پر ہزاروں ایکڑ سرکاری اراضی پنجاب کے گورنر سر موڈی کی منظوری سے معمولی داموں پر حاصل کر کے اپنا نیا ہیڈ کوارٹر بنالیا اور اسے ربوہ کے نام سے منسوب کیا جس پر ملک کے دینی حلقوں کو مسلسل اعتراض ہے اور انہی کے اعتراض اور مطالبے کے باعث پنجاب اسمبلی نے یہ قرارداد منظور کی ہے۔ اس مطالبے کا پس منظر یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعویٰ کی بنیاد اس پر رکھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور جناب نبی اکرم ﷺ نے اپنے متعدد ارشادات میں جس مسیح کی آمد کی پیش گوئی فرمائی ہے اس سے مراد (نعوذباللہ) مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جبکہ اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ابھی تک موت وارد نہیں ہوئی وہ زندہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے تھے۔ وہ جناب نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے مطابق قیامت سے قبل دوبارہ نازل ہوں گے اور اسلام کے غلبہ اور خلافت کے قیام میں امام مہدی کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی راہنمائی فرمائیں گے۔ اس سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور امام مہدی کی دو الگ الگ شخصیتوں کے حوالے سے اس قدر تفصیل اور صراحت کے ساتھ علامات بیان فرمادی ہیں کہ کوئی طالع آزما اس حوالہ سے باخبر مسلمانوں کو کسی طرح دھوکہ نہیں دے سکتا۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کر دیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فوت ہو چکے ہیں اور احادیث نبویہ میں جس عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے دوبارہ نزول کا ذکر ہے اس سے مراد وہ خود یعنی مرزا قادیانی ہے۔ اس پر لوگوں نے بہت سے اعتراضات کئے جن میں ایک یہ بھی تھا کہ احادیث میں ذکر ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے مینار پر نازل ہوں گے تو مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیان میں ''منارۃ المسیح'' کے نام سے ایک مینار کی تعمیر شروع کر دی اور اس کے لئے ملک کے طول و عرض سے چندہ کیا مگر وہ مینار مرزا قادیانی کی زندگی میں مکمل نہ ہو سکا اور مرزا غلام صاحب کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں نے اس کی تکمیل کی۔ اس مینار کی تعمیر کا اصل مقصد یہ تھا کہ بعد میں آنے والے لوگ جو اس کی تعمیر کے وقت اور پس منظر سے آگاہ نہیں ہوں گے۔ کم از کم وہ تو

"مینارۃ المسیح" کو دیکھ کر دھوکہ کھائیں گے۔

یہ قادیانی جماعت کا مخصوص طریقہ واردات ہے کہ اشتباہ اور فریب کی فضا کو جان بوجھ کر قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ اس کی آڑ میں سادہ لوح اور بے خبر لوگوں کو شکار کیا جاسکے۔ چنانچہ "ربوہ" بھی قادیانی جماعت کی اس تکنیک کا شاہکار ہے کیونکہ "ربوہ" کا لفظ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہ السلام کے حوالہ سے سورۃ المومنون کی آیت ۵۰ میں اس طرح ہے کہ "اور ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا اور انہیں ایک ٹیلے (ربوہ) پر رہنے کی جگہ دی جو قرار کی جگہ تھی اور پانی بھی موجود تھا۔"

اب قرآن کریم میں ربوہ کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے مذکورہ ہے اور ان کی قرار گاہ قرار دیا گیا ہے' جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ خود عیسیٰ بن مریم ہے اس لئے ربوہ کے آباد ہونے کے وقت اور اس کے پس منظر سے بے خبر جو شخص بھی قرآن کریم میں ربوہ کا لفظ پڑھے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ اس کی نظر سے گزرے گا تو وہ دھوکے کا شکار ہوگا اور اس کی بے خبری اسے قادیانیوں کے دام ہمرنگ زمین میں پھنسا دے گی' جیسا کہ اس قرارداد کے محرک مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے نے ایک واقعہ بتایا کہ کچھ عرصہ قبل افریقہ کے کسی ملک کے تبلیغی دورے کے موقع پر ایک جلسہ کے بعد کچھ نوجوان ان سے جھگڑ پڑے کہ وہ ربوہ والوں کے خلاف اس شدت کے ساتھ کیوں بیان کرتے ہیں جبکہ ربوہ کا ذکر تو قرآن کریم میں موجود ہے۔

اس وجہ سے تحریک ختم نبوت کے مطالبات میں یہ بات ہمیشہ شامل رہی ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر دیا جائے تاکہ قرآن کریم کے حوالہ سے لوگوں کو فریب کا شکار کرنے کا یہ مکروہ عمل ختم ہو سکے اور پنجاب اسمبلی نے یہ قرارداد منظور کی ہے جس پر ملک کے دینی حلقے اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں اور سیکولر لابیوں کی پریشانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس موقع پر دو گزارشات اس قرارداد کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہم پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ایک یہ کہ جہاں ربوہ کا نام تبدیل کرنے کا اصولی فیصلہ ہوگیا ہے وہاں ربوہ کے باشندوں کو ان کے مکانات کے ملکیتی حقوق دینے کا فیصلہ بھی ہو جانا چاہئے کیونکہ ربوہ کی زمین انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے جو لوگوں کو مکان بنانے کے لئے عارضی طور پر دی گئی ہے اور اس دائرے میں رہنے والے کسی بھی رہائشی کو اپنے مکان یا دکان کے مالکانہ حقوق نہیں ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ صورت حال نظر ثانی کی محتاج ہے۔ اس کا متعلقہ اداروں کو سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینا چاہئے اور کم و بیش نصف صدی سے رہنے والے رہائشیوں کو ان کے مکانات اور دکانوں کے مالکانہ حقوق دلوانے کے لئے قانون سازی کرنی چاہئے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے ترجمان نے اس قرارداد کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیا ہے جو اصل معاملہ کے برعکس بات ہے کیونکہ ایک فریق قرآن کریم کے ایک لفظ کو غلط استعمال کرکے دنیا بھر کے لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے جبکہ دوسرے فریق نے دھوکہ کی اس فضا کو ختم کرنے کے لئے پیش رفت کرنا چاہتا ہے۔ اب انصاف پسند لوگ خود فیصلہ کریں کہ ان میں سے کونسا فریق انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور کونسا فریق انسانی حقوق کی پاسداری میں مصروف ہے۔ بلکہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ربوہ کے نام کی تبدیلی کا مسئلہ نہیں بلکہ اس شہر کے باشندوں کو مکانات اور دکانوں کے مالکانہ حقوق دینے کا انسانی حقوق کا مسئلہ ہے اس لئے اگر انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والی تنظیمیں اپنے کاز کے ساتھ مخلص اور سنجیدہ ہیں تو ان کی ذمہ داری ہے کہ نام کی تبدیلی پر واویلا کرنے کے بجائے ربوہ کے شہریوں کو مالکانہ حقوق دلوانے کے لئے آگے بڑھیں۔

# روزہ

# قرآن کریم کی روشنی میں

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

## قرآن کریم :

یا ایھاالذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاماً معدودات فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیراً فھو خیرلہ وان تصوموا خیرلکم ان کنتم تعلمون۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ تھوڑے دن روزہ رکھ لیا کرو پھر جو شخص تم میں بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار رکھتا ہے اور جو روزے کی طاقت رکھتا ہے ان کے ذمہ فدیہ' یہ ہے کہ وہ ایک غریب کو کھانا کھلائیں اور جو شخص خوشی سے خیر کرے تو یہ اس شخص کے لئے اور بھی بہتر ہے اور تمہارا روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے اگر تم خبر رکھتے ہو۔"

(۲) "ماہ رمضان ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق باطل کا فرق کھول رکھ دینے والی ہیں۔ لہذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے گا اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد کو پورا کرے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا ہے کہ تم روزوں کی تعداد کو پورا کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار رہو۔"

(۳) "اور اے میرے نبی! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں لہذا انہیں چاہئے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں یہ بات تم انہیں سنادو شاید کہ وہ راست پالیں۔"

یہ آیات کریمہ سورۂ بقرہ میں ہیں جو بالاتفاق مدنی ہیں اس صورت مبارکہ کے پہلے حصہ میں روئے سخن منکرین قرآن کی طرف ہے اس لئے سب سے پہلے قرآن کریم کی حقانیت ثابت کی اسی کے ساتھ اس کے ماننے والے اور نہ ماننے والے فرقوں کا ذکر کیا' پھر توحید و رسالت کو ثابت کیا۔ بعد ازاں بنی اسرائیل پر انعامات خداوندی کو بیان کیا وہاں سے قبلہ کی بحث چلی اس کو بیان کرکے صفا و مروہ کے ذکر پر ختم کیا۔ اس حصے کے آخر میں شرک کے اصول و فروع کا ابطال کیا۔

دوسرے حصے میں زیادہ تر خطاب مسلمانوں اور قرآن کریم کے ماننے والوں سے ہے قرآن کریم کے ماننے والوں کو تعلیم و ہدایت سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ اس تعلیم و ہدایت کا عنوان "بر" ہے جو تمام ظاہری اور باطنی طاعات کو کو شامل ہے۔ سب سے پہلے "بر" کے اہم اصول بیان فرماتے اس کے بعد "بر" کے فروع و جزئیات کو بیان فرماکر اس حصے کو بشارت رحمت و مغفرت پر ختم فرمایا۔

فروع و جزئیات میں سے پہلا حکم قصاص کا ہے دوسرا وصیت کا تیسرا روزہ کا روزہ کی فرضیت کے سلسلہ میں سب سے پہلی آیت یہی ہے ارشاد فرمایا:

یاایھاالذین امنو (اے ایمان والو!) اس طرح خطاب کرکے امت محمدیہ علی صاحبہاالف' الف تحیہ کے جذبہ ایمان کو پیدا کیا جارہا ہے کہ تم پر ایک اہم ترین عبادت فرض کی جاری ہے اس

لئے تم اس عبادت کو جذبہ ایمان و تسلیم سے ادا کرنا اور اس عبادت کے حقوق و آداب کی پوری پوری نگہداشت رکھنا۔

کتب علیکم (تم پر فرض کیا گیا' لازم کیا گیا' لکھ دیا گیا) "کتب" کتابت سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے "کتابۃ" کے معنی جمع کرنے' جوڑنے اور لکھنے کے ہیں پھر کبھی اس لفظ کو بول کر اس سے کسی چیز کو لازم کرنا' ثابت کرنا' فرض کرنا مراد لیا جاتا ہے امام راغب نے کہا کہ کتابۃ آخری درجہ ہے۔ پہلا درجہ ارادہ ہے۔ پھر قول' تیسرا اور آخری درجہ "کتابۃ" ہے اس لئے کتب کے لفظ میں "فرض" سے زیادہ تاکید اور زور ہے۔ اس اہم ترین عبادت کے لئے تاکیدی لفظ کا استعمال اس لئے ہے کہ لوگ اس عبادت سے فرار اختیار نہ کریں اور جس طرح اس کی فرضیت نہایت تاکید واہتمام سے کی گئی ہے اسی طرح اس کی ادائیگی بھی نہایت اہتمام اور ظاہر و باطن کی ہم آہنگی سے ہو۔ جیسا کہ ابھی عرض کیا "کتب" ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ فاعل ظاہر نہیں کیا گیا۔ یعنی یہ نہیں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا کیونکہ فرض کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ خواہ اس کو ظاہر کیا جائے یا نہیں صاحب "البحر المحیط" نے اس سلسلہ میں ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔

اس آیت اور اس سے پہلے قصاص' وصیت کی آیات میں تینوں جگہ فعل مجہول کا ذکر فرمایا کیونکہ یہ تینوں حکم سخت اور مشکل ہیں' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے' ظاہری طور پر صراحتاً اپنی طرف نسبت نہیں کی برخلاف ایسے امور کے جن میں راحت بشارت ہے ان کی طرف صراحتاً اپنی نسبت کی' چنانچہ فرمایا کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ (تمہارے رب نے اپنے پر رحمت لکھ لی ہے) کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی (اللہ تعالیٰ نے یہ امر لکھ لیا ہے کہ مجھے اور میرے رسولوں کو غلبہ حاصل ہوگا) سوال ہوا کہ یہود پر قصاص کی فرضیت کو اللہ تعالیٰ نے جب بیان فرمایا ہے تو وہاں فعل مجہول استعمال نہیں فرمایا بلکہ فعل معروف استعمال کیا چنانچہ ارشاد ہے:

وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس (اور ہم نے ان پر فرض کیا تھا کہ جان کے بدلے جان) اس کا جواب یہ ہے کہ یہود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اپنے انبیاء علیہم السلام سے سرکشی میں حد سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے وہاں صراحت کی ضرورت نہیں اور یہ لوگ اپنے اعمال بد کی وجہ سے اس قابل نہیں رہے تھے کہ احکام شاقہ دیتے وقت اغماض کا برتاؤ کیا جائے۔

الصیام (روزہ) صیام' صام (فعل) کا مصدر ہے۔ جیسے قام کا قیام' صوم' صیام کے لغوی معنی کسی چیز کے رک جانے کے ہیں۔ خواہ وہ کھانے پینے کی چیز ہو یا بات چیت ہو یا چلنا پھرنا ہو اسی لئے جو گھوڑا نہ کھائے اور نہ چل سکے اس کو "فرس صائم" کہا جاتا ہے۔ پانی نکالنے کی چرخی اگر چل نہ سکے تو اس کو بکرہ صائم کہتے ہیں۔ اسی طرح ہوا اگر رک جائے اور چلنا بند کردے تو اس کو "الریح الصائمۃ" کہا جاتا ہے ٹھیک دوپہر کے وقت جب سورج خط نصف النہار پر آجائے ایسے مواقع پر کہا کرتے تھے "الصام النہار" ہم لغوی معنی کی وضاحت ذرا تفصیل سے اس لئے کر رہے ہیں تاکہ اس کی لغوی حقیقت واضح ہو سکے۔ کیونکہ شریعت لغوی معنی اور اس کی نزاکتوں کو برقرار رکھ کر صرف قیود و شرائط کا اضافہ کرتی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے فقہی ذوق نے تو لغوی معنی کو بڑی اہمیت دی ہے اور آپ نے بہت سے احکام لغوی اشارات سے ثابت کئے ہیں تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

روزہ شرعی یہ ہے کہ طلوع فجر سے لے کر غروب تک کھانے' پینے' جنسی تعلق سے نیت کے ساتھ اجتناب رکھنا' لغوی اشارات کو شرعی معنی کے ساتھ ملانے سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح اور کامل روزہ وہ ہے کہ جس میں کھانے پینے اور جنسی باتوں کے پرہیز کے ساتھ ہی ساتھ بری باتوں سے اور بری جگہ چلنے پھرنے سے بھی پرہیز کیا جائے اور اس طرح اپنے قلب و نظر میں روزہ کے روحانی مہر جہاں تاب کی روشنی جذب کی جائے' جب وہ ٹھیک دوپہر کے وقت اپنے جاہ و جلال کے ساتھ جلوہ فگن ہوتا ہے اور

گناہوں کے معاملہ میں اس طرح سخت ہو جائے جس طرح چرخی سخت ہو کر گھومنے سے انکار کردیتی ہے اگر اس طرح روزہ رکھ لیا جائے تو اس کے روحانی فوائد ظاہر ہوں گے اور بشارت و رحمت الٰہی کی ہوائیں چلنا شروع ہو جائیں گی اور معاصی وذنوب کی باد صر صر ہمیشہ کے لئے رک جائے گی۔

کما کتب علی الذین من قبلکم (جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں اور امتوں پر فرض کیا گیا) اس سے معلوم ہوا کہ روزہ مذاہب وادیان کی قدیم ترین عبادت ہے حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ "روزہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فرض کیا گیا۔" مذاہب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب سماوی وغیر سماوی میں روزہ کی عبادت جاری رہی۔ بت پرستوں تک میں روزہ ایک عبادت کی حیثیت سے معروف ہے موجودہ تورات میں صراحتاً روزہ کا حکم نہیں ملتا البتہ روزہ داروں کی مدح و توصیف بار بار ملتی ہے' ایک جگہ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک موقع پر چالیس روزے رکھے تھے۔" جس کی یادگاری میں یہودی اب بھی ایک ہفتہ روزہ رکھتے ہیں اس کے علاوہ ان کے یہاں ساتویں مہینہ کی دس تاریخ کو دن رات کا روزہ بھی فرض ہے۔ غالباً یہ عاشورہ کا روزہ ہے اس کے علاوہ ان کے یہاں کچھ اور بھی روزے ہیں جو صرف دن کے وقت رکھے جاتے ہیں انجیل میں بھی روزہ کی فرضیت کا کوئی شرعی حکم نہیں ملتا البتہ روزہ کا ذکر اور اس کی تعریف کی جگہ ملتی ہے' ایک جگہ یہ بھی ملتا ہے کہ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ اپنے کسی ظاہری حال سے روزہ ظاہر نہ کرے اسی لئے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں بالوں میں تیل لگائے اور چہرہ صاف کرتا رہے تاکہ ریاکاری میں مبتلا نہ ہو۔

کلیسا نے نصاریٰ پر متعدد روزے فرض کئے ان کے یہاں روزوں کی بعض دلچسپ قسمیں ہیں۔ روزہ کی ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں صرف گوشت کا روزہ ہوتا ہے بعض صرف مچھلی کا بعض میں صرف دودھ کا۔

آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ روزہ جب پچھلی ساری امتوں پر فرض کیا گیا تھا تو ان پر کس طرح فرض نہیں ہوتا جبکہ تم پر جہاد فی سبیل اللہ فرض ہے اور تم کو انسانیت کی ہدایت کے لئے ایک مثالی امت بنایا گیا امام راغب سے ایک اور وجہ سنئے:

"روزہ کے دو بڑے فائدے ہیں ایک تو یہ کہ ملا اعلیٰ کے ساتھ کچھ نہ کچھ مشابہت پیدا ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ معاصی اور گناہوں سے پرہیز کی تربیت ہو جاتی ہے۔"

رہا یہ امر کہ آیت کریمہ میں یہ کیوں فرمایا کہ تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے دوسری امتوں پر تو اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ ایک عبادت شاقہ ہے جب مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ یہ روزہ تم پر یہ کوئی نئی عبادت نہیں ہے بلکہ تم سے پہلے لوگ بھی اس عبادت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ تو مسلمانوں پر یہ عبادت آسان ہو جائے گی۔

لعلکم تتقون (اس موقع پر کہ تم متقی بن جاؤ)

### روزہ:

۱..... بلاوجہ شرعی روزہ کو ترک کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔

۲..... روزہ کی غرض قوت بہیمیہ کے منکر کرنے میں منحصر نہیں ہے' اصلی وجہ خدا اور رسول کا حکم ماننا ہے۔

۳..... روزہ کی نسبت تمسخر کے کلمات کہنا مثلاً یہ کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں اناج نہ ہو' یا یہ کہ ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا کفر ہے۔

۴..... بلاضرورت صرف روزہ چھوڑنے کے واسطے سفر کرنا یا بیمار بن جانا جائز ہے۔

۵..... اچھا خاصا تندرست آدمی روزہ کے بدلے فدیہ دینے سے بری نہیں ہو گا' اسی طرح بیمار بھی جب تک اچھا ہونے کی امید ہو فدیہ پر کفایت نہیں کر سکتا قضا واجب ہو گی۔

۶..... جو افطار شرعی عذر سے ہو اور اس عذر کے دفع ہونے کے وقت کچھ دن باقی رہے تو کھانے پینے وغیرہ سے رکنا چاہئے۔

۷..... بچوں کو بالغ ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی عادت ڈالو جب وہ متحمل ہو سکیں ورنہ بعد بلوغ

کے ان کو روزہ رکھنا دشوار ہوگا۔

۸...... بعضے لوگ سفر میں یا مرض میں جان کو آجاتے ہیں' لیکن افطار نہیں کرتے اس کی بھی ممانعت ہے۔

۹...... اگر شیر خوار بچہ کو والدہ کے روزہ رکھنے سے تکلیف و ضرر ہو تو افطار کرنا چاہئے بعد میں قضا کرلے۔

۱۰...... محض خوشی منانے اور اپنا حوصلہ نکالنے کے واسطے بہت کم سمجھ بچوں سے روزہ رکھوانا ممنوع ہے۔

۱۱...... روزہ میں غیبت' نگاہ بد اور تمام معاصی سے بہت اہتمام سے بچو۔ روزہ میں دل بہلانے کے واسطے ان معاصی کا مرتکب ہونا اور اسی طرح چوسر' گنجفہ کھیلنا' ہارمونیم گراموفون بجانا اشد درجہ حرام ہے۔

۱۲...... جس طرح معاصی سے بچنا ضروری ہے اسی طرح لایعنی اور فضول کاموں سے پرہیز ضروری ہے۔

۱۳...... رمضان المبارک میں غذائے حلال کا بہت زیادہ اہتمام رکھو۔

۱۴...... پچھلے روزہ کا زیادہ اہتمام کرنے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

فائدہ: تجربہ اور مشاہدہ سے رمضان المبارک کا یہ خاصا ثابت ہوا کہ رمضان المبارک میں جن معاصی اور نفسانی خواہشوں سے آدمی بچتا ہے تمام سال اس کا یہ اثر رہتا ہے کہ بچنا آسان ہوتا ہے اس لئے ہمت کرکے اس ماہ میں تمام معاصی خواہ اعضائے ظاہری سے ان کا تعلق ہو یا قلب سے ہو سب سے بچو۔

## سحری:

۱۵...... بعض لوگ آدھی رات ہی سحری کھالیتے ہیں اس سے ثواب کامل سحری کا نہیں ہوتا۔

۱۶...... اور بعض اس قدر تاخیر کرتے ہیں کہ صبح صادق ہونے کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے اس سے بھی احتراز بہت لازم ہے۔

۱۷...... بعض لوگ سحری تو مناسب وقت پر کھاتے ہیں' مگر فضول حقہ دپان میں اس قدر دیر کرتے ہیں کہ اشتباہ ہو جاتا ہے۔

## افطاری:

۱۸...... افطاری کھانے میں اس قدر مشغول کہ مغرب کی جماعت فوت ہو جاوے بہت ہی خسارہ کی بات ہے۔

۱۹...... بہتر یہ ہے کہ روزہ مسجد میں افطار کیا کریں تاکہ جماعت نہ جاوے۔

۲۰...... افطاری کی حرص سے مغرب کی نماز پڑھنا اور مسجد و جماعت کے ثواب سے محروم رہنا بڑی کم ہمتی کی بات ہے۔

## تراویح:

۲۱...... فارغ ہونے کی جلدی میں وقت سے پہلے کھڑے نہ ہونا چاہئے ورنہ ترک فرض گناہ سر پر رہے گا۔

۲۲...... علما کی اذان تراویح کے جلد ہونے کے خیال سے وقت سے پہلے نہ کہلائیں۔

۲۳...... قرآن شریف نہ بہت تیز پڑھیں کہ کچھ سمجھ میں نہ آوے اور نہ اس قدر ٹھہر کر کہ مقتدیوں کو تکلیف ہو۔

۲۴...... ثنا و تسبیحات و تشہد و درود تراویح میں اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

۲۵...... اجرت مشروطہ یا معروضہ پر تراویح میں قرآن سنانا ناجائز ہے۔

۲۶...... ختم قرآن شریف پر شیرینی کا اہتمام والتزام نہ کرنا چاہئے' خاص کر چندہ کرکے شیرینی تقسیم کرنا تو اور بھی زیادہ مفاسد کو مشتمل ہے۔

۲۷...... ختم قرآن کے دن پر مسجد میں روشنی کا خاص اہتمام ثابت نہیں بلکہ معصیت و اسراف ہے۔

۲۸...... نامحرم حافظوں کو گھر میں بلا کر عورتوں کا قرآن سننا مفاسد سے خالی نہیں ہے۔

## صدقہ فطر:

۲۹...... صدقہ فطر نصاب ہونے سے جیسا اپنی طرف سے واجب ہے اسی طرح اپنے بچوں کی طرف سے بھی واجب ہے۔

۳۰...... مسجد کے موذن اور امام اور سقہ کو اجرت میں صدقہ فطر دینے سے صدقہ فطر ادا نہیں ہوتا۔

○

قسط ۲

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

# رمضان المبارک۔ روزے کے فضائل و مسائل

مسئلہ: اگر سارے رمضان بھر بے ہوش رہے تب بھی قضا رکھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہوگئے۔ البتہ اگر جنون ہوگیا اور پورے رمضان بھر اس پر دیوانگی رہی تو اس پر رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہوگئی تو اب سے روزے رکھنا شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ان کی قضا بھی رکھے۔

مسئلہ: اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے یا بھولے سے ہمبستر ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں گیا اگر بھول کر پیٹ بھر کر بھی کھا پی لے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ: ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقتور ہے کہ روزے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور کوئی ناطاقتور ہو کہ روزے سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلائے کھانے دے۔

مسئلہ: دن کو سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو، بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا۔

مسئلہ: حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں گیا، البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ: لوبان وغیرہ کوئی دھونی سلگائی اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ البتہ اس دھوئیں کے سوا عطر، کیوڑہ، گلاب، پھول وغیرہ اور خوشبو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے۔

مسئلہ: دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا ڈلی کا دھرا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گیا لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا، البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل لیا تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ: تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا۔ جتنا ہو۔

مسئلہ: اگر پان کھا کر خوب کلی غرغرہ کر کے منہ صاف کر لیا لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں روزہ ہوگیا۔

مسئلہ: ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اسی طرح منہ کی رال سڑک کر کے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

مسئلہ: منہ میں پان دبا کر سو گیا اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ: آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔

مسئلہ: تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر قصداً لوٹا لیتا تو روزہ ٹوٹ جاتا۔

مسئلہ: کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی، جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر ایسی چیز کھائی یا پی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ: روزے کو توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جبکہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کو توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح توڑے۔ اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر اس روزے کی نیت رات سے نہ کی ہو یا

روزہ توڑنے کے بعد اسی دن ماہواری آگئی ہو تو اس کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے روزہ میں ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی تب بھی روزہ جاتا رہا لیکن صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ: منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بد مزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کردے گا تو اس کو نمک چکھ لینا درست ہے اور مکروہ نہیں۔

مسئلہ: اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے۔ البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و لاچاری ہو جائے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ: کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے چاہے سوکھی مسواک ہو یا تازہ اسی وقت توڑی ہوئی ہو اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا کڑواپن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں۔

مسئلہ: کسی نے بھولے سے کچھ کھا لیا اور یوں سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے پھر قصداً کچھ کھا لیا تو اب روزہ جاتا رہا۔ فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ: اگر سرمہ لگایا یا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھا لیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ: رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

مسئلہ: کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاتا پیتا رہا اس پر کفارہ واجب نہیں' کفارہ واجب ہے کہ نیت کر کے توڑدے۔

## سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان:

مسئلہ: سحری کھانا سنت ہے' اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھالے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے' کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔

مسئلہ: اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھا لیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔

مسئلہ: سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے' لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے۔

مسئلہ: سحری بڑی جلدی کھالی مگر اس کے بعد پان تمباکو' چائے' پانی دیر تک کھاتا پیتا رہا۔ جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کلی کر ڈالی تب بھی دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو دیر کر کے کھانے کا حکم ہے۔

مسئلہ: اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہ کھلی سب کے سب سو گئے تو بغیر سحری کھائے صبح کا روزہ رکھو' سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ: جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آئے تب تک سحری کھانا درست ہے اس کے بعد درست نہیں' کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں' لیکن پھر بھی کچھ کھائے پیئے نہیں۔ روزہ داروں کی طرح رہے اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول لیا' پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرلے کفارہ واجب نہیں اور اب جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

مسئلہ: اگر اتنی دیر ہو گئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھا لیا یا پانی پی لیا تو برا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح ہو گئی تھی تو اس روزے کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے' لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لے۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو فوراً روزہ کھول ڈالے' دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ابر (بادل) کے دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولو جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہو گا۔ تب افطار کرو اور صرف گھڑی گھڑیال وغیرہ

باقی صـ ۱۲ پر

# اعجاز القرآن

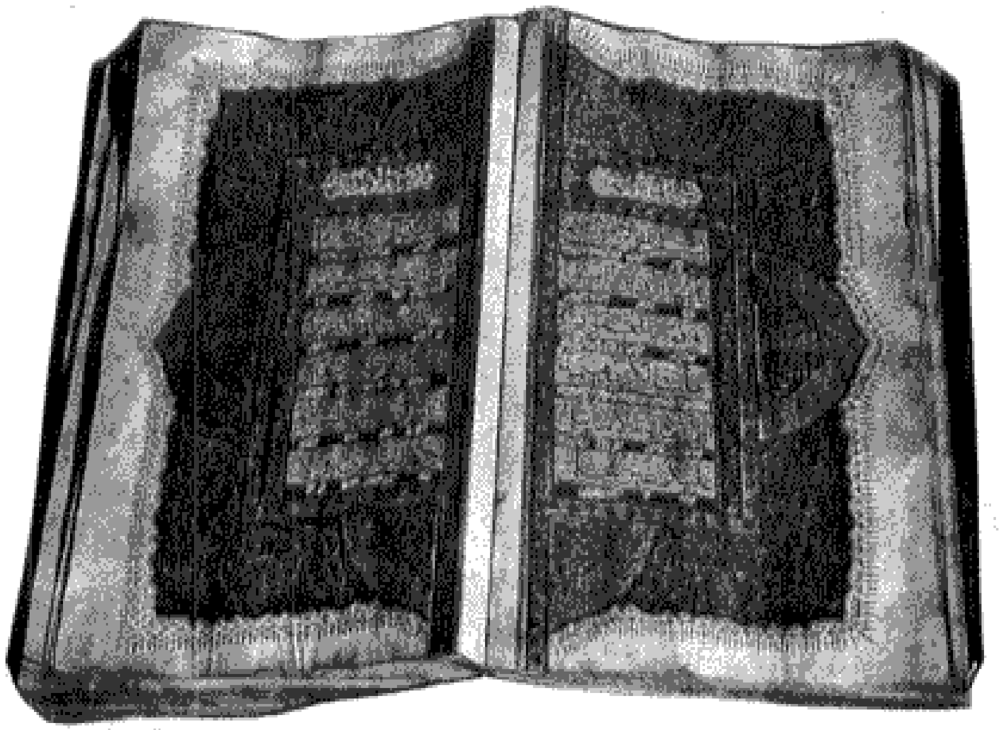

قرآن مجید کا پڑھنا' پڑھانا' سیکھنا' سکھانا' سمجھنا' سمجھانا' خود عمل کرنا اور دوسروں کو عمل کی دعوت دینا باعث ثواب اور نجات اخروی کی ضمانت ہے۔ (مدیر)

لفظ قرآن کے معنی جمع کرنے اور پڑھنے کے لئے آتے ہیں لیکن قرآن کیونکہ ابتدائی سے پڑھا گیا اس لئے اس کا نام قرآن رکھا گیا لیکن قرآن کو مختلف ناموں سے بھی پکارا گیا جو اس کی صفت بیان کرتے ہیں مثلاً "الکتاب" قرآن کے پہلے پارے میں تحریر ہے۔

الم ذالک الکتاب لاریب فیہ

الکتاب : ایک ایسی کتاب الٰہی جس کے کلام میں کسی کو شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی یعنی ایک کتاب جو لاثانی ہے اور بے مثل صفات کی حامل ہے۔ ایسی ہستی پر نازل کی گئی جو لاثانی ہے۔ ایک ایسی کتاب جو خود معجزہ ہے۔ رب العالمین نے اس کتاب الٰہی میں خود فرمایا ہے کہ "ہم نے اس کو خود نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

**مولانا محمد اشرف کھوکھر**

جس وقت دنیا میں معاشی بدحالی تھی اور یہاں وحشی انسان آباد تھے۔ اس وقت قرآن مجید نے انسانوں کو شعور عطا کیا اور فہم و ادراک کے لئے اس کے دروازے کھول دیئے' قرآن نے وہ تعلیم دی جو تمام زمانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور اس نے دنیا کو تاریکی سے نکال کر اجالے میں پہنچادیا اس کی ہدایت قیامت تک کی ہدایت ہے۔ تمام مسلمانوں کا اس پر ایمان کامل ہے۔

الفرقان : قرآن کا نام الفرقان بھی ہے یعنی جو کسوٹی پر کھرے اور کھوٹے میں تفریق پیدا کردے۔ قرآن نے کیونکہ کھرے اور کھوٹے کی تمیز بیان کی اور دلائل کے ساتھ اس لئے بیان کیا تاکہ عقل و فہم رکھنے والے سوچ سکیں اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو پہچان سکیں۔ اس لئے اس کو

الفرقان بھی کہا جاتا ہے۔ نزول قرآن سے پہلے عرب کی سرزمین پر باطل کا دور دورہ تھا۔ بت پرستی عام تھی اس لئے قرآن نے توحید الٰہی کا درس دیا اور بتایا کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل ہمیشہ مٹنے کے لئے ہے۔

الذکر: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے اس کے ذکر کو بلند کیا کیونکہ یہ کلام الٰہی ہے اور جب لوگوں کو شک و شبہ ہوا تو ارشاد ربانی ہوا "کہہ دو اے رسولؐ! کوئی اس جیسی ایک سورۃ پیش کر دے اگر سورۃ پیش نہیں کر سکتے تو ایک آیت پیش کر دو" لیکن عرب کے لوگ عاجز تھے۔" وہ ایک سورۃ تو کیا ایک آیت تک پیش نہ کر سکے تو قرآن کریم کی آیت لسان قدرت بن کر خاتم النبیین سید المرسلینؐ کے سینہ اقدس میں خدا کی رحمت کی طرح نازل ہوئی اور زبان رسالتؐ نے اپنے اعجاز نما انداز میں ہر سننے والے تک بلاغت کے ساتھ ان کے سینوں میں اتار دی۔ توراۃ، زبور، انجیل ان کی ہیت بدل گئی۔ اصلی معنی کتاب الٰہی سے غائب ہوئے لیکن قرآن کے مطالب آج تک کوئی مٹا نہ سکا۔ وہ جیسا نازل ہوا تھا آج بھی معجز نما الذکر کے نام سے موجود ہے کیونکہ یہ کلام خدا ہے انسان کا کلام نہیں اور کلام خدا کی یہ دلیل ہے کہ اس جیسا کلام کوئی پیدا نہ کر سکا اور نہ تا قیامت پیدا کر سکتا ہے۔ قرآن کا نام شفا بھی رکھا گیا کیونکہ قرآن نے ذہن انسان کو بالیدگی عطا فرمائی۔ اس کتاب میں روحانی امراض کے لئے شفا موجود ہے۔ روح کے علاج کے ساتھ ساتھ اس میں نجات کا راستہ بھی ہے۔ اس کتاب الٰہی سے جہاں انسانوں نے روح کی تسکین حاصل کی وہاں وہ قیامت تک اس سے شفا حاصل کرتے رہیں گے اور قیامت تک کے لئے اس میں شفا موجود ہے اور اپنی رحمت سے لوگوں کو شفا عطا کرتا رہے گا۔ ابتدا میں قرآن کتابی شکل میں نازل نہیں ہوا تھا بلکہ تلاوت کے انداز سے نازل ہوا تھا جہالت اور کفر کی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے رسول آخرین کو جبریل کے ذریعہ اپنا پیغام تلاوت کے انداز میں پہنچایا۔ رسول آخرینؐ وحی الٰہی کو سنتے تھے اور تلاوت کے انداز کو ضبط تحریر کیا گیا اور یوں ۲۳ برس کے عرصہ میں قرآن مکمل ہوا اور یوں اس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیوں کا ذکر ہے، تمام کائنات عالم کا ذکر ہے۔ تمام انبیاؑ کا ذکر ہے تمام چھپے ہوئے خزانوں کا علم ہے۔ اس کے معجزوں کا ذکر ہے جو وہ تقاضہ وقت کے ساتھ ساتھ بندوں کو اپنی نشانیوں کے ساتھ ساتھ دکھاتا رہا اور قرآن کلام خدا ہونے کی دلیل بنا۔ اللہ تعالیٰ نے اکثر مقامات پر لوگوں کو فکر کی دعوت دی ہے کہ وہ کائنات پر غور و فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو تلاش کریں اور اس کی دی ہوئی عظیم داخلی قوتوں سے بھرپور فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی کے لئے کائنات کو مسخر کیا ہے۔ سورہ جاثیہ میں ارشاد ہوا "اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہ" (اللہ ہی ہے جس نے سمندر کی وسعتوں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں تاکہ تم اللہ کے فضل سے معاش تلاش کرو اور شکر گزار بندوں میں شامل ہو جاؤ اور جو کچھ آسمانوں میں زمینوں میں ہے سب تمہارے لئے مسخر کر دیا کتنا رحیم رب العزت ہے جو کائنات کی تخلیق انسانوں کے لئے کر رہا ہے، تمام مخلوق کے لئے اس نے کائنات کو مسخر کر دیا۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں) اس نے انسانوں کو عقل سلیم عطا کی تاکہ وہ غور و فکر کر کے اس کائنات پر پھیلی ہوئی نشانیاں تلاش کریں اور وحدانیت پر یقین کی منزل پر فائز ہو کر اپنا ایمان کامل کریں۔ کیا اللہ نے زمین، سورج، چاند، ستارے، سمندر، پہاڑ تمہارے لئے بنا کر اپنے رب ہونے کا ثبوت نہیں دیا؟ عقل رکھنے والوں کے لئے یہ بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو تمام کائنات کو اپنی مخلوق کے لئے پیدا کیا تاکہ عبد معبود کا سلسلہ قائم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول مقبولؐ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید کا احاطہ کمالات انتہائی دشوار کام ہے۔ جس پہلو سے دیکھا جائے بے مثل ہے ہر طرح سے یہ کتاب معجز ہے مثلاً اس کی محفوظیت عن النظیر ایک ایسا اعجاز ہے جو کسی الہامی کتاب کو نصیب نہ ہوا۔ توراۃ، زبور اور انجیل کا جو حال اس کے پیروکاروں نے کیا ہے تاریخ اس پر نوحہ خواں ہے خود اس مذہب کو ماننے والے اقرار کرتے ہیں۔ سر ولیم مور کا اقتباس پڑھئے جو کس قدر مجبور

ہو کر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ''جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو اس قرآن کی طرح بارہ صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی ہو۔''

قارئین کرام! رسول آخرین ﷺ کی پاک زندگی کا ایک واقعہ پیش خدمت ہے کہ عرب کے باوقار شاعر طفیل بن عمرو الدوسی کس طرح قرآن مجید کی تلاوت سن کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

قارئین کرام! کفر زوروں پر تھا۔ شرک کا بازار گرم تھا' ادھر حبیب کبریاؐ نے دعوت نبوت فرما کر توحید کا پرچم لہرانا شروع کیا۔ منکرین توحید کو ناگوار گزرا۔ بہت دفعہ روکا' بیسیوں دفعہ ٹوکا' سینکڑوں بار ڈرایا دھمکایا مگر رحمت دو عالمؐ قرآن سنانے سے باز نہ آئے۔ اتنے میں طفیل بن عمرو کی مکہ معظمہ میں آمد کی افواہ پھیلی۔ طفیل مکہ سے باہر رہنے والا باوقار عرب کا شاعر تسلیم کیا جاتا تھا۔

ابو جہل پارٹی سمیت استقبال کے لئے نکلا اور حدود حرم پر جا ملا۔ معانقے کے بعد ابو جہل طفیل کو اکیلا لے گیا اور بعد عجز و نیاز پوچھا کہ آپ کس کے مہمان ہیں؟ طفیل نے کہا میں تو تیرا ہی مہمان ہوں۔

ابو جہل: میں آپ سے ج بات منواؤں گا مانو گے۔

طفیل: جی ہاں ضرور مانوں گا۔

ابو جہل: وہاں مکہ معظمہ میں ایک شخص نے چند دنوں سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ ہمارے خداؤں کا نہ صرف منکر ہے بلکہ گالیاں بھی دیتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بھولے سے ان کے پاس نہ جانا۔

طفیل: بمشیت اللات والمنات ایسا ہی کروں گا جس طرح تو نے کہا' لیکن یہ تو بتایئے کہ ان کے ساتھ بات کرنے میں کونسا نقص ہے؟

ابو جہل: یہی تو بات ہے کہ وہ شخص نہ تو ہمارا بیگانہ ہے اور نہ ناواقف ہے تو ہمارے خاندان کا ہے لیکن اگر تجھے میری اس سفید داڑھی کا پاس ہے تو تیرا اس کے پاس جانا قطعاً نامناسب ہے۔

حسین ایسا ہے کہ چودھویں کا چاند شرماتا ہے' بااخلاق ایسا کہ جس کے ساتھ کلام کرتا ہے' بس اس کا دل موہ لیتا ہے۔ قرآن کی آیتیں پڑھتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں چند لوگ اس کے جال میں ایسے پھنسے ہیں کہ اب ان کا نکلنا دشوار ہو گیا ہے۔ اگر کوئی شخص توجہ کر کے اس کے منہ سے قرآن سن لے تو باپ ہے تو بیٹے کا نہیں رہتا' اگر بیٹا ہے تو باپ کا نہیں رہتا' کئی خاوند بیویوں سے جدا ہو رہے ہیں اور کئی بیویاں خاوندوں سے الگ ہو گئی ہیں۔

طفیل: آخر وہ مشن کونسا پیش کرتا ہے؟

ابو جہل: وہ کہتا ہے لات و عزیٰ کی پوجا چھوڑو' ان کی حیثیت صرف پتھروں کی ہے' نہ تو یہ کچھ کر سکتے ہیں اور نہ بڑے خدا سے منوا سکتے ہیں۔

حیات و موت' نفع و نقصان' شفاء و خفا' خیر و برکت' بیٹا اور بیٹی دینا اسی کا کام ہے جسے اللہ کہا جاتا ہے۔ دیکھ اے طفیل! ہم نے آج تک اتنی عمر گزاری ہے۔ ایسی تلخ باتیں تو آج تک ہمیں کسی نے نہیں سنائیں۔ بھلا ایک اور صرف ایک خدا ہو کر اتنے کام کیسے کر سکتا ہے؟

طفیل: بہت خوب' بہت بہت شکریہ آپ' انشاء اللہ واللات ایسا ہی ہو گا جیسا کہ آپ نے سمجھایا ہے۔

ابو جہل: یہ دو پھنے روئی کے آپ ہی کے لئے لایا ہوں' ان کو کانوں میں رکھ دیجئے تا کہ چلتے وقت کہیں سے آپ کے کانوں میں قرآن کی آواز نہ پہنچ جائے۔ طفیل نے روئی کے پھنے کانوں میں رکھ لئے اور سیدھا ابو جہل کے مکان پر چلا گیا۔ ابو جہل طفیل کو شہر مکہ سے باہر والے راستے سے لے آیا۔ شام ہو گئی تھی کھانا کھایا اور لیٹ گیا۔ صبح سے پہلے سیر کے لئے نکلا مکہ کی گلیوں سے ناواقف تھا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کعبۃ اللہ کی راہ لے لی۔ بیت اللہ کے دروازے سے گزرا تو ایک پیاری آواز سنائی دی جس میں مٹھاس ہی مٹھاس اور کشش ہی کشش تھی۔ بے خود ہو کر رک گیا۔ قلب متاثر ہونے لگا آنکھیں اشکبار ہو گئیں' رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

اٹھائے قدم آگے کو اور جائیں پیچھے کو۔ جھانک کر دیکھا تو ایک حسین و جمیل چہرے والا انسان تلاوت قرآن پاک کر رہا ہے۔ سوچا یہ وہی تو نہیں جس سے ابو جہل نے منع کیا تھا۔ پھر دل کو قابو میں لا کر' اگر وہی ہے تو کیا ہوا:

''بات ماننے کی ہے تو مان لیں

گے نہیں ماننے کی تو نہیں مانیں گے
اتنا کہا اور کعبہ کے اندر چلا گیا دل تو
پہلے ہی دے چکا تھا۔"
آنکھوں کو دیوانہ بنا دیا

حضور اکرم ﷺ کی ان دنوں عادت مبارک تھی کہ کعبۃ اللہ میں کسی سے گفتگو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ نماز پڑھ کر تشریف لے گئے۔ طفیل زنجیر محبت میں جکڑا ہوا پیچھے پیچھے جارہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حجرے کا دروازہ کھولا اور تشریف فرما ہوئے۔ طفیل بھی دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا آپؐ نے لب کشائی فرمائی آپ کون ہیں؟ آپ کا نام کیا ہے' آپ کیسے آئے اور کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت کی زبان درفشاں سے ان پاکیزہ کلمات کا نکلنا تھا کہ طفیل چیخ مار کر گود میں گر گیا اور زارو قطار رونے لگا' ادھر رحمت نبوت کا بادل بھی برسنے لگا۔ حضور اکرم ﷺ اس کے سر پر دست شفقت پھیر رہے ہیں اور صبر کی تلقین فرمارہے ہیں۔ طفیل نے ہچکی ہچکی میں سارا ماجرا سنایا' اس وقت طفیل نے ایک عجیب لذت محسوس کی۔ قلب منور ہوتا چلا گیا' کفر کی جگہ ایمان نے لے لی۔ اغیار سے محبت گئی اور رحمت دو عالمؐ سے لگی اور دولت ایمان سے سرفراز ہو کر واپس گھر کو لوٹا۔ گھر جاکر والدین کو کلمہ پڑھایا اور ہزاروں افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

یہ ہے قرآن کی برکت اور خاتم النبیین ﷺ کا اعجاز۔ شاعر قرآن علامہ اقبالؒ کہتے ہیں:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے' سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

O

---

## بھابھڑہ زون سرگودھا میں شبان ختم نبوت کا قیام

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) بھابھڑہ زون میں ہالپور' اودھریہ یہ علاقے قادیانیوں کے گڑھ ہیں اور یہاں زمیندار قادیانی پاکستان بننے کے بعد آمر مطلق بنے ہوئے تھے اس علاقے میں اودھریہ اور ہالپور خاص کر اہمیت کے حامل تھے کہ یہاں کسی مسلمان مولوی کا داخل ممنوع تھا۔ اس لئے کہ اودریہ میں ۹۵ فیصد قادیانی مالک زمیندار ہیں اور غریب لوگ جن کو "کی" کہا جاتا ہے' وہ مسلمان ہیں ان لوگوں کو قادیانیوں نے دبایا ہوا تھا۔ عالمی مجلس کے مبلغ مولانا اکرم طوفانی نے ۱۹۸۶ء سے اس علاقے میں جانا شروع کیا اور مسلسل ہر سال سالانہ جلسوں کے ذریعے ان علاقوں میں ختم نبوت کے موضوع پر جلسے ہوتے ہیں الحمدللہ اب ان تمام گاؤں میں عالمی مجلس کے نوجوان حضور اکرم ﷺ کی ذات اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے ہمہ تن معروف ہیں۔ مولانا طوفانی نے نومبر کا آخری جمعہ اودریہ جو قادیانیوں کا گڑھ ہے وہاں پڑھایا اور جمعہ کے بعد نوجوانوں کی تنظیم کی بنیاد ڈالی جس کے مندرجہ ذیل عہدیدار ہیں:

سرپرست: مولانا محمد عطاالحق صاحب تخت ہزارہ
صدر: خالد حسین وہرہ بھابھڑہ
جنرل سیکریٹری: فیصل شہزاد چیمہ
نائب صدر: ممتاز احمد پڈھیار
نائب صدر دوم: پرویز مدنی اودرھیہ
خزانچی: ممتاز احمد گوجر

اس کے علاوہ محمد اسلم وغیرہ پندرہ نوجوانوں پر مشتمل مجلس شوریٰ بنائی گئی۔ علاقہ کے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ جب بھی قادیانیوں سے کوئی ایمانی خطرہ محسوس کریں۔ اس تنظیم کے نوجوانوں سے رابطہ کریں۔ یا پھر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکڑ منڈی سرگودھا سے رجوع کریں۔

---

## بقیہ: روزہ

پر کچھ اعتماد نہ کرو' جب تک کہ تمہارا دل گواہی نہ دے دے کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہو گئی ہو بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دے' لیکن ابھی ہونے میں کچھ شک ہے تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ: چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا کوئی اور میٹھی چیز ہو اس سے کھولے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعض عورتیں اور بعضے مرد نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔

مسئلہ: جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

محمد طاہر رزاق

# قادیانی کا بدکردار

سوال : جناب عالی ہم نے مختلف لوگوں سے یہ سنا ہے کہ مرزا قادیانی شراب پیتا تھا' افیون کھاتا تھا' غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں دبواتا تھا' سینما دیکھتا تھا' غلیظ گالیاں بکتا تھا' اسے مراق و ہسٹریا تھا' وہ جوتے کا دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں ڈال لیتا تھا' قمیض کے بٹن اپنے سامنے والے کاجوں کے بجائے اوپر نیچے لگاتا تھا' اس نے جوتے کو سیاہی کی دوات بنا رکھا تھا' وہ مختاری کے امتحان میں فیل ہوگیا تھا' اس کے فرشتوں کے نام ٹیچی ٹیچی درشن اور خیراتی تھے' اسے انگریزی' ہندی اور پنجابی میں الہامات و وحی ہوتے تھے' اس نے جہاد کو حرام قرار دیا' اس نے کہا کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ کافر ہے' وہ حیاء سوز شاعری کرتا تھا۔

کیا یہ باتیں ہوائی یا فرضی ہیں یا کہ ان کے ثبوت بھی ہیں؟ اگر ثبوت موجود ہیں اور قادیانیوں کی ایک کثیر تعداد کو ان باتوں کا پتہ بھی ہے تو پھر وہ اسے کیوں اپنا نبی اور رہنما مانتے ہیں؟

جواب : جن باتوں کا آپ نے تذکرہ کیا یہ ہوائی نہیں ہیں بلکہ ہمارے پاس ان تمام کے بین ثبوت موجود ہیں۔ لیجئے ثبوت پیش خدمت ہیں :

## شراب :

"محبی اخویم محمد حسین سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خریدنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن ای پلومر کی دکان سے خریدیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے۔ اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے۔"

والسلام (خطوط امام بنام غلام ص ۵)

سودائے مرزا کے حاشیہ پر حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر لکھتے ہیں : ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں ای پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً" تحریر فرماتے ہیں : حسب ارشاد ای پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا' جواب حسب ذیل ہے :

"ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے' اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے۔" (۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء "سودائے مرزا" ص ۳۹ حاشیہ)

## افیون :

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تریاق الٰہی" دوا' خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً" فوقتاً" مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔"

(مضمون میاں محمود احمد اخبار الفضل جلد ۱۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

## غیر محرم عورتیں :

"حضرت ام المومنین (محترمہ نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا قادیانی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی' حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے پتہ نہ لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہوں؟ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا "بھانو! آج بڑی سردی ہے" بھانو کہنے لگی "ہاں جی! تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگ ہویاں ہویاں نیں" (جبھی تو آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں) خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں غالباً" یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے۔"

(سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۱۰ مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

## سینما یا تھیٹر :

مرزا قادیانی کا نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق بیان کرتا ہے :

"مرزا شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا! "ایک

دفعہ ہم بھی گئے تھے۔" (ذکر حبیب ص ۱۸ مصنفہ مفتی محمد صادق)

## غلیظ گالیاں:

(۱) "سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴)

(۲) "خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳)

(۳) "آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔" (چشمہ معرفت ص ۱۱۶)

(۴) "ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے۔ وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

(۵) "جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں۔" (حیات احمد جلد ۱ تا ۲ ص ۲۵)

(۶) "عبدالحق کو پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پاگیا یا پھر رجعت قہقری کرکے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷)

## مراق ہسٹریا:

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی مشقت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہوجایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموماً" دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً" کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہوجانا' چکروں کا آنا' ہاتھ پاؤں کا سرد ہوجانا' گھبراہٹ کا دورہ ہوجانا' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

## دایاں بایاں:

"بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی (جوتا) ہدیتا" لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں' بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں پاؤں' دائیں میں۔ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے: "ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھارہے ہیں جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

## بٹن اور کاج:

"بارہا دیکھا گیا ہے کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

## جوتی کی دوات:

"ایک دفعہ فرمانے لگے میرے لئے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں' میری سمجھ میں اس کا دایاں بایاں نہیں آیا۔ آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لئے بنالیا جائے۔" (الحکم ۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء ص ۵ کالم نمبر ۲)

## مختاری کے امتحان میں فیل:

"چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں کرتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کردی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا' پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۳۸ بشیر احمد قادیانی)

## فرشتے ٹیچی ٹیچی:

"۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو خواب میں ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنا نام "ٹیچی ٹیچی" بتایا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۳۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

"درشنی" "ایک فرشتہ میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا' میں نے اس سے کہا: "آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا میں درشنی ہوں۔" (تذکرہ ص ۳۱)

"خیراتی" "تین فرشتے آسمان سے آئے اور ایک کا نام خیراتی تھا۔ (تریاق القلوب ص ۱۹۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

## پنجابی' ہندی اور انگریزی وحی:

پنجابی: "ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے یہ الہام سنایا کہ "پیٹ پھٹ گیا"۔" (تذکرہ ص ۱۰۸)

ہندی: "ہے کرشن جی رودر گوپال" (البدر جلد دوم نمبر ۴۱ تا ۴۴ مورخہ ۲۹

اکتوبر ۸ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۳۲۲)

انگریزی: "میں تم سے محبت کرتا ہوں' میں تمہارے ساتھ ہوں' میں تمہاری مدد کروں گا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

## جہاد:

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کیلئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"
(ضمیمہ "تحفہ گولڑویہ" ص ۲۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

☆ "آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا' خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے' وہ اس رسول کریم کی نافرمانی کرتا ہے۔" (خطبہ الہامیہ مترجم ص ۲۸۔۲۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

## کافر ہے!:

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"جو شخص میری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا' رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" (اشتہار معیار الاخیار ص ۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

## شاعری:

چپکے چپکے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا
پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
("آریہ دھرم" ص ۷۶۔۷۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

☆ آپ نے پوچھا ہے کہ اگر قادیانیوں کی اکثریت مرزا قادیانی کی حقیقت کو جانتی ہے تو پھر اسے اپنا نبی اور راہبر کیوں مانتے ہیں؟

☆ جواباً عرض ہے کہ ہیروئن پینے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ ہیروئن نوشی سے میں صحت اور دولت سے محروم ہوجاؤں گا اور پھر یہ ہیروئن مجھے موت کے گھاٹ اتار دے گی؟ لیکن وہ اپنے بچوں کے منہ سے نوالے چھین کر اور بیوی کے زیورات بیچ کر اور گھر کو جہنم بنا کر اپنا ہولناک شوق پورا کرتا ہے۔

☆ جعلی ادویات بیچنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ معاشرے میں شفا نہیں بلکہ موت کا زہر بیچ رہا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کئی گھروں کے چراغ گل کردے گا' کئی پھولوں کو یتیم کردے گا' کئی سہاگنوں کے سہاگ لوٹ لے گا' کئی ممتا بھری آنکھوں کو آنسوؤں کے چشمے بنادے گا' لیکن وہ اپنے مفاد کی خاطر یہ سب کچھ کرگزرتا ہے۔

☆ اسلام کی سنہری مالا کو چھوڑ کے اگر کوئی قادیانیت کے کانٹوں کو اپنے گلے میں سجاتا ہے تو اس میں تعجب کی کیابات ہے؟

○

﴿میرے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے بہت حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے اردگرد گھومنے لگے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی۔ (رسول آخرین ﷺ) نے فرمایا میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں﴾.............(بخاری و مسلم)


خوشخبری خوشخبری خوشخبری

قاری معلم / معلّمہ 'عربی معلم / معلّمہ 'ٹیچر ٹریننگ کورس بالمراسلہ آسان بہترین نوٹس آڈیو کیسٹ اور معیاری کتب کے ذریعہ صرف چھ ماہ اور سال میں کریں پراسپکٹس وفارم کے لئے ۵۰ روپے کے منی آرڈر کے ساتھ میٹرک پاس طلباء وطالبات

فوری رابطہ کریں

پتہ ڈاک: مشتاق الرحمٰن عثمانی

پوسٹ بکس نمبر ۷ ۳۳۰۵ پوسٹ آفس رفاہ عام سوسائٹی

ملیر ہالٹ کراچی نمبر ۳۴ پوسٹ کوڈ ۷۵۲۱۰

قسط ۳

# شیخ الاسلام حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جب کہ بڑی تعداد میں فوج، پولیس اور انگریز آفیسر موجود تھے لیکن لوگ فرط جذبات سے بے قابو ہوگئے تھے، انہی جذبوں اور نعروں کی گونج میں یہ قافلہ دیوبند میں شیخ الہندؒ کے مکان پر پہنچا۔ حضرت شیخ الہندؒ کی اہلیہ محترمہ جو نہایت دیندار تھی کہنے لگی میرا دل چاہ رہا ہے کہ میرا بیٹا حسین احمد مدنیؒ میرے سامنے آئے اور میں اس کی بلائیں لوں، جب شیخ الہندؒ سے یہ بات کہی گئی تو فرمایا کہ واقعی اگر میرا بیٹا بھی ہوتا تو میری اتنی خدمت نہیں کرتا، میں بھی چاہتا ہوں ہے کہ حسین احمد میرے سامنے آجائے، لیکن یہ دیکھ لو یہ شریعت کے خلاف ہے گناہ ہوگا اس کے بعد انہوں نے پس پردہ بیٹھ کر اپنی قلبی جذبات سے گفتگو فرمائی۔

حضرت شیخ الاسلام اپنے گھر میں شریعت کی سختی سے پابندی فرماتے، آپ کے لئے تعظیماً کھڑے ہونے والے پر آپ ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے، آپ کے قول و عمل میں مطابقت تھی صلیب نما نشان سے نفرت اور اپنی تعریف کرنے کو سخت ناپسند فرماتے، آپ جمعیت کے کام میں جاتے مصارف اکثر خود ادا فرماتے۔ ایام درس کے علاوہ دنوں کی تنخواہ نہیں لیتے تھے، آپ ایفائے عہد کے پکے تھے۔ جذبہ اتباع سنت سے لبریز اور تلاوت قرآن پاک سے بے پناہ شغف تھا خود بھی ان حالات اور واقعات کی پابندی فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی پابندی کی تلقین فرماتے تھے۔

## شیخ العرب والعجم کا صبر واستقلال وتحمل:

۱۹۴۶ء میں حضرت مدنیؒ نے بنگال کا تبلیغی دورہ فرمایا، سفر کے دوران جب رنگپور، سید پور، بھاگلپور، اور کٹھیار وغیرہ میں لیگی غنڈوں نے حضرت مدنیؒ کو بڑی تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائی اور کئی جگہ قتل کی منصوبے بنائے گئے اس پر حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ "بھائی تم کہتے ہو کہ بڑی اذیتیں دی جارہی ہیں، یہ تکلیفیں جو مجھے دی جارہی ہیں یا اٹھانی پڑرہی ہیں، میرے لئے عین راحت ہے، خدا اور رسولؐ کے راستے میں جو بھی توہین کی جائے عین عزت ہے، اور موت تو

رحمت نادر خان چترالی، جامعہ کراچی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے وہ ٹل نہیں سکتی، میں جمعیت کا ادنیٰ غلام ہوں، جمعیت جو بھی فیصلہ کرے میں اس کی پابندی سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا ہوں۔" اسی انتخابات کے دوران امرتسر اور جالندھر کے ریلوے اسٹیشن پر ناعاقبت اندیش نوجوانوں نے شیخ الاسلام کی عزت پر ہاتھ ڈالا، حضرت شیخ مدنیؒ کی ٹوپی اتار کر پھینکی، ایک نے اس کو پاؤں تلے روندا، پھر جلایا گیا، دوسرے نے حضرت کی داڑھی نوچی، تیسرے نے تھپڑ مارا اور گرانے کی کوشش کی چوتھے نے چہرہ مبارک پر تھوکا گندے نعروں اور گالی گلوچ کی بھرمار کی، حضرت کے ساتھ ایک خادم تھے ان سے رہا نہ گیا مزاحمت کی کوشش کی تو حضرت مدنیؒ نے ان کو بھی منع فرمایا اور کہنے لگے اگر آپ سے صبر نہیں ہوسکتا تو آپ دوسرے ڈبے میں چلے جائیں، مجھے اپنے حال پر چھوڑو اس وقت حضرت مدنیؒ ان اللہ مع الصابرین کی عملی تفسیر بنے ہوئے تھے۔

## جب رسول اللہؐ نے بدلہ نہ لیا، تو میں ان کا غلام کیسے بدلہ لوں!

حضرت سلہٹ میں قیام پذیر تھے، لیگ کے حکم پر یہاں بھی ڈائریکٹ ایکشن ڈے منایا گیا۔ جس پر اپنے ایک خاص مطالبے کے ساتھ قوم پرور مسلمان پر وحشیانہ حملوں کا پروگرام بھی شامل تھا۔ چنانچہ نئی سڑک (سلہٹ) کی مسجد میں نماز جمعہ سے فارغ ہوتے ہی اس کارروائی کا آغاز ہوا، پوری مسجد نمازیوں کے خون سے لت پت ہوگئی اور اللہ نے براہ راست حضرت مدنیؒ کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ کوئی بھی آپ پر حملے کی جرات نہ کرسکا، تو بعض لوگوں نے حضرت مدنیؒ سے کہنے لگے کہ ان لوگوں کے لئے بددعا فرمائیں، تو حضرت مدنیؒ نے بڑے عجیب انداز میں فرمایا کہ "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلہ نہیں لیا، تو میں ان کا غلام ہوکر کیا انتقام لوں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے دیں۔"

## حضرت مدنیؒ کی استغنا وتوکل:

برطانوی حکومت کے ایماء پر حضرت مدنیؒ کو ڈھاکہ یونیورسٹی میں شعبہ دینیات کے لئے چالیس ہزار نقد اور پانچ سو روپیہ ماہانہ مقرر کرنے کی ناکام کوشش کی گئی، اس کے بعد جامعۃ الازہر کے شیخ الحدیث کی جگہ کے لئے

ایک ہزار پانچ سو روپیہ ماہوار' مکان' موٹر' بذمہ حکومت اور سال میں ایک مرتبہ ہندوستان جانے کی ٹکٹ پر حضرت کو دعوت دی گئی۔ لیکن آپ نے ان سب کو چھوڑ کر ڈیڑھ سو روپے پر قناعت کی۔ حضرت مدنیؒ نے کبھی بھی اپنی حاجت کے لئے کسی سے سوال نہیں کیا۔ اگرچہ لوگ اس انتظار میں رہتے تھے کہ حضرت مدنیؒ ہم سے کوئی خدمت لے لے' ایک مرتبہ ایک وزیر آپ کی خدمت میں آیا اور رخصت ہوتے وقت عرض کیا کہ حضرت میری خواہش ہے کہ آپ مجھ سے کوئی خدمت لیں تو حضرت مدنیؒ نے یوں جواب دیا کہ۔

"تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو اچھا ہے کہ نہ تم خالی نہ ہم خالی"

حضرت مدنیؒ بادشاہوں' وزیروں کے ہاں کبھی نہیں جایا کرتے تھے' ہمیشہ اللہ پر کامل بھروسہ تھا ایک مرتبہ حضرت قاری اصغر علیؒ نے بقرعید کے لئے تین سو روپیہ رکھا تھا۔ اتفاق سے کوئی چور وہ چرا لے گیا۔ حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ توکل کے خلاف کیا تھا' اس لئے چوری ہوئی۔

### حضرت مدنیؒ کا عفو و کرم:

بنگال کے سفر میں بعض مقامات پر جب لوگ حضرت مدنیؒ سے گستاخی سے پیش آئے اور اخبارات میں اس کا چرچہ ہوا تو چوہدری مقبول الرحمٰن صاحب نے ان لوگوں کی ہجو میں ایک نظم لکھی جس پر ان کے لئے بددعائیں بھی دیں اور صاف کرکے اس کو اخبار کے لئے روانہ فرمایا۔ لیکن اخبار میں حضرت مدنیؒ نے شائع ہونے سے روکا۔ پھر حضرتؒ سے پوچھا کہ کیوں منع کیا؟ تو حضرتؒ نے فرمایا کہ "جس نے میرے ساتھ جو زیادتی کی اور کر رہے ہیں' میں نے ان سب کو معاف کردیا۔" آپؒ دشمنوں کو نہ صرف معاف بلکہ ان کے لئے دعا خیر کو وظیفہ بنانے میں حضرت فرد فرید تھے۔ سید پور' بریلی' جالندھر کے اسٹیشنوں کے واقعات کے بعد جو انسانیت و شرافت کی ابتدائی حدود سے بھی متجاوز اور وحشت و ضلالت کا نمونہ تھے مولانا کی زبان پر کبھی بھول کر بھی کلمہ شکایت یا اظہار خیال نہیں آیا۔ ان دشنام طرازوں یا ان کے رشتہ داروں کو اگر کسی نے سفارشی خط کی ضرورت پیش آئی تو مولانا مدنیؒ بڑی بشاشت سے اور دل جمعی کے ساتھ پر زور انداز میں ان کی فرمائش پوری کرتے۔

### حضرت شیخ الاسلام کی مہمان نوازی اور جود و سخاء:

۱۹۲۱ء میں قانون شکنی کرکے تحریک کے سلسلے میں مولانا ابوالحاسن' محمد سجاد بہت دنوں تک آپ کے مہمان خانے میں رہے' انہوں نے اس زمانے کی یاد کرکے فرمایا کہ جاڑے کی راتوں میں بعض مرتبہ حضرت اپنا لحاف وغیرہ بھی مہمانوں کو دے دیا کرتے تھے اور خود عبا اوڑھ کر رات گزار دیتے تھے' جس کی اطلاع گھر والوں کو بہت دنوں کے بعد ہوئی ایک مرتبہ جیل میں ایک قیدی نے آپ سے شکایت کی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا' جیب سے اٹھنی گر گئی تو فلاں قیدی نے اٹھالی' آپ مجھے دلوادیجئے۔ تو حضرت نے اپنی جیب سے اٹھنی نکال کر اس کو دے دی۔ اس وقت آپ کے ساتھ سیتارام (ہندو) بھی تھا' اس نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ بالکل نہیں رہوں گا' اگر آپ کے ساتھ رہوں گا تو مسلمان ہوجاؤں گا' تو حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "تم تو پہلے ہی سے مسلمان ہوگئے ہو اب تم کیا مسلمان ہوگے۔"

حضرت شیخ الاسلام کو خوشبو' پھول' مہمان اور پرندے بہت پسند تھے ان کے علاوہ کسی چیز سے دلچسپی نہیں تھی' آپ کو پودوں سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کے مہمان خانے کے سامنے ایک درخت تھا' جس میں نہایت خوشبودار پھول کھلتے تھے' شکل و صورت میں وہ بالکل ببول کے درخت کے مشابہ تھے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس جنس سے وہ درخت تھا' جس کے نیچے بیعت رضوان کا عظیم تاریخی واقعہ پیش آیا تھا۔

### خدمت خلق:

حضرت مولانا قاضی ظہور الحسنؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں لکھنؤ سے آرہا تھا' میری طبیعت بہت ہی خراب تھی' چادر اوڑھ کر سیٹ پر لیٹ گیا' بخار اور اعضائے شکنی تھی۔ اس لئے میں کبھی کبھی کراہتا بھی تھا۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہورہا تھا کہ کونسا اسٹیشن آیا ہے اور میرے ساتھ کون آدمی سوار ہے اتنے میں کسی آدمی نے میری کمر اور پیر کو دبانہ شروع کیا۔ مجھے راحت محسوس ہونے لگی وہ جسم دباتے رہے' میں لیٹا رہا۔ مجھے کچھ پیاس لگی تو میں نے ان سے کہا کہ پانی پلاؤ' انہوں نے اپنی صراحی سے پانی نکال کر پلانا چاہا تو میں نے اٹھ کر دیکھا کہ حسین احمد مدنیؒ تھے۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور معذرت چاہی' لیکن حضرت نے مجھے اس درجہ پر مجبور کیا میں پھر لیٹ گیا اور وہ رامپور تک مسلسل میرے پیر اور جسم دباتے رہے' پھر میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔

مولانا نصر اللہ خان ایڈیٹر ایشیا لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ "مولانا مدنی عظیم' عالم' محدث اور فقیہ ہونے کے باوجود ایسے رفیق سفر تھے کہ وہ خدمت لینے کے بجائے خدمت کرتے تھے' ریل کے سفر کے دوران شدید سردی کے موسم میں بھی خود وضو کرتے اور دوسرے رفقاء کے لئے لوٹے میں پانی بھر کر لاتے اور پاؤں دبا کر نیند سے بیدار کرتے پھر وضو کرنے کی ہدایت کرتے۔ عام طور پر علما اپنے مزاج کی یبوست اور غیر ضروری سنجیدگی کے لئے بدنام ہیں۔ مگر عالم اسلام کی یہ سب سے بڑی شخصیت پر دنیا مسکراتی ہے۔"

○

سید ریحان زیب' کوئٹہ

آخری قسط

# قادیانی غیر مسلم کیوں؟

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو پر بہت زیادہ بیرونی دباؤ تھا اور وہ مسئلہ کو حل کرتے نظر نہ آتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس نوے سالہ مسئلہ کو چند دنوں میں کیسے حل کر سکتے ہیں؟ مجلس عمل کے ارکان سے ان کی کئی ملاقاتیں ہوئیں لیکن بات کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔ کئی دفعہ تو کشیدگی یہاں تک پہنچی کہ آنے والے حالات انتہائی خوفناک نظر آنے لگے۔ آخر دن بڑا نازک تھا۔ وزیر اعظم مانتے نہیں تھے ادھر مجاہدین ختم نبوت سروں پر کفن باندھ کر جانیں قربان کرنے کے لئے تیار کھڑے تھے' شام کو حالات مزید کشیدہ ہو گئے۔ حکومت نے پولیس اور انٹیلی جنس اداروں کو چوکنا کر دیا۔ بڑے بڑے شہروں میں فوج تعینات کر دی گئی۔ بھاری اسلحہ کے انبار لگا دیئے گئے' ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ تحریک کے لیڈران کی فہرستیں تیار کر لی گئیں' گویا آنکھوں کے سامنے جنگ کی بہت خوفناک تصویر نظر آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان اور مسلمانوں پر خصوصی کرم فرمایا اور حالات نے ایک خوشگوار کروٹ لی مولانا مفتی محمودؒ جو مجلس عمل کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے اپنے رفقا کے ہمراہ وزیر اعظم سے مذاکرات کر رہے تھے۔ وزیر اعظم سے ملے اور ان سے کہا "ہم مذاکرات کرتے کرتے تھک گئے ہیں' ہم آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ نہیں مانتے مجلس عمل والوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ نہیں مانتے آپ ہی بتایئے ہم کیا کریں؟"

وزیر اعظم نے غصے میں جواب دیا "میں نہیں جانتا مجلس عمل کون ہوتی ہے میں تو آپ لوگوں کو جانتا ہوں آپ تو اسمبلی کے معزز رکن ہیں۔" مولانا مفتی محمودؒ نے فرمایا:

"بھٹو صاحب! آپ کو قوم کے ایک حلقہ نے منتخب کر کے بھیجا ہے اس لئے آپ اسمبلی کے معزز رکن ہیں۔" "میں بھی ایک حلقہ انتخاب کا نمائندہ ہوں' اس لئے میں بھی اسمبلی کا ممبر کہلاتا ہوں۔ مگر آنجناب کو بتانا چاہتا ہوں کہ "مجلس عمل" کسی ایک حلقہ انتخاب کی نمائندہ نہیں۔ بلکہ وہ اس وقت پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے' کیسی عجیب منطق ہے کہ آپ ایک حلقہ کے نمائندوں کو تو عزت و احترام کا مقام دینے کو تیار ہیں مگر قوم کے سات کروڑ افراد کی نمائندہ مجلس کو آپ پائے حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں۔ میں ان سے جا کر کہہ دیتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی بات سننے کو تیار نہیں۔"

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی یہ منطق کام کر گئی اور بھٹو صاحب رضامند ہو گئے اور انہوں نے مجلس عمل کی مجوزہ قرارداد پر دستخط کر دیئے اس طرح ۶ بج کر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو غیر مسلم قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ مسٹر بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے ۲۷ منٹ تک وضاحتی تقریر کی۔ اعلان ہوتے ہی پوری اسمبلی خوشی کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ممبران جذباتی ہو کر ایک دوسرے سے بغل گیر ہو گئے حتیٰ کہ مسٹر بھٹو اور ولی خان بھی آپس میں گرم جوشی سے ملے۔ پورے ملک میں ایک عظیم الشان جشن کا سماں بندھ گیا۔ مسلمان خوشی سے دیوانے ہو گئے' ہر دل جھوم اٹھا' ہر دماغ مہک اٹھا' گلیاں اور بازار نعرائے تکبیر اللہ اکبر' تاجدار ختم نبوت زندہ باد' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد سے گونج اٹھے۔ فرط جذبات سے آنکھوں کے چشموں سے آنسو بہہ رہے تھے' مٹھائیاں تقسیم ہو رہی تھیں' حلوے کی دیگیں پک رہی تھیں۔ ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر مبارکبادیں دی جا رہی تھیں۔ مساجد میں شکرانے کے نوافل ادا کرنے والوں سے بھر گئی تھیں' مجاہدین ختم نبوت اور شہدائے ختم نبوت کی قبروں پر پھول چڑھائے جا رہے تھے۔

اسلام جیت گیا' کفر مٹ گیا' حق کا بول بالا ہوا' باطل کا منہ کالا ہوا' پرچم ختم نبوت سر فراز ہوا' جھوٹی نبوت کا بت اوندھے منہ گر گیا۔ ختم نبوت کے پاسبان کامیاب و کامران ہوئے اور انگریزی نبوت کے مجاور خائب و خاسر ہوئے۔

قومی اسمبلی کے کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے کہ حسب ذیل سفارشات قومی اسمبلی کو غور اور منظوری کے لئے بھیجی جائیں کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی اپنے رہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی طرف سے اس کے سامنے پیش یا قومی اسمبلی کی طرف سے اس کو بھیجی گئی۔ قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت الاسلام لاہور کی شہادتوں اور جرح پر غور کرنے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمبلی کو حسب ذیل سفارشات پیش کرتی ہے:

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔

(اول) دفعہ (۲۶۰) میں ایک نئی شق کے ذریعے

غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے' مذکورہ بالا سفارشات کے نفاذ کے لئے خصوصی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر منظور شدہ مسودہ قانون منسلک ہے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے:

تشریح: کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق (۳) کی تصریحات کے مطابق محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد ۱۹۷۴ء میں متفقہ قانون اور ضابطہ کی ترجیحات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں نے خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں کے جان و مال' آزادی' عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

(۱) مختصر عنوان اور آغاز نفاذ' یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ' ۱۹۷۴ء کہلائے گا' یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

(۲) آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے آئین میں جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا' دفعہ ۱۰۶ کی شق ۳ میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قومیں اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی یا لاہوری کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

(۳) آئین کے دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل آئینی شق درج کی جائے گی یعنی:

"جو شخص محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں' کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

## بیان اغراض و وجوہ

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کے سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے۔ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

عبدالحفیظ پیرزادہ

وزیر انچارج

اس تحریر کے مراحل کیسے طے ہوئے

اس میں کیا کیا مشکلات اور رکاوٹیں پیش آئیں اس کی تفصیل مولانا مفتی محمودؒ سے سنئے تفصیل سنانے سے پہلے مولانا مفتی محمودؒ نے حاضرین کانفرنس کو بتایا "میں نے اس مسئلے کو جان بنالیا تھا صبح و شام اسی فکر میں گھلا جاتا تھا۔ میرے ناتواں کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری تھی۔ بعض دفعہ اسی غم میں مجھے ساری ساری رات نیند نہ آتی مصلے پر بیٹھا اللہ کے حضور روتا رہتا۔ میرا دامن آنسوؤں سے بھیگ جاتا اور دعائیں مانگتے مانگتے صبح ہو جاتی۔"

مفتی صاحبؒ نے فرمایا:

"اللہ نے دل پھیر دیئے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب قرارداد ہم نے پاس کی اور آئین میں ترمیم کی تو ایک ممبر نے بھی خلاف ووٹ نہیں دیا۔ متفقہ ووٹ دیئے۔ بلا استثنا ایک ممبر بھی مخالف ووٹ نہیں دے سکا اور فیصلہ متفقہ ہوا۔ ہم سے ہاں کچھ لوگوں نے غلطی کرانی چاہی۔ اب فیصلہ ہوا تو انہوں نے کہا بس ٹھیک ہے مسلمان کی تعریف جامع کرلیں گے۔ یہ نکل جائیں گے بس کافی ہے ہمارا مطالبہ یہ نہیں کہ تعریف کرو مسلمان کی مسلمان کون ہوتا ہے؟ غیر مسلم کون ہوتا ہے یہ مطالبہ قوم کا نہیں' قوم کا مطالبہ یہ ہے کہ مرزائی فرقہ کا نام لے کر اس فرقے کو کافر قرار دے دو۔ مطالبہ قوم کا یہ ہے تو مطالبہ نہیں ہے کہ تعریف کرو مسلمان کی کہ کیا تعریف ہے۔ آخر یہ ہوا کہ جو ایک دفعہ آئین میں' جس میں یہ ہے !اس دفعہ میں..... کہ غیر مسلم اقلیتیں پاکستان میں' جن کے لئے انہوں نے حق دیا ہے' اسمبلی کی ممبر شپ کے لئے اس میں چھ فرقے شمار کئے گئے نام لے کر سکھ' عیسائی' پارسی ہندو' بدھ مت' اچھوت' چھ فرقوں کا نام لے کر یہ ہیں پاکستان میں غیر مسلم اقلیت۔ ہم نے کہا یہ اچھوت جو ہے اس کے پیچھے مرزائیوں کا نام لکھو۔ پیچھے جگہ بھی بڑی مناسب تھی ان کے لئے اس پر بڑی بحث ہوئی اپنی میٹنگ میں حکومت سے میٹنگوں میں' میں نے کہا اس میں لکھو مرزائی فرقہ...... مرزائی اور بریکٹ میں لکھو قادیانی اور لاہوری' عبدالحفیظ پیرزادہ گورنمنٹ کی وکالت کر رہا تھا اور کوثر نیازی صاحب بھی انہوں نے کہا یہ تو مرزائی اپنے آپ کو کہتے ہی نہیں آپ مرزائی لکھ دیں تو وہ کہیں گے کہ وہ مرزائی نہیں ہیں۔ ایسا نام لکھو کہ وہ بھی تسلیم کریں کہ ہم وہی ہیں۔ احمدی ہم نے کہا احمدی ہم ان کو نہیں مانتے۔ وہ احمدی نہیں ہیں۔ وہ تو تحریف کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد نعوذباللہ مرزا ہے۔ تو ہم نے کہا ہم احمدی مانتے ہی نہیں۔ ان کو

دستوری نام دینا چاہتے ہیں آپ غلط کام...... نے کہا پھر مرزائی وہ نہیں کہتے اور احمدی تم نہیں مانتے پھر کیا نام لکھیں؟

میں نے کہا نام لکھو تم یہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اور پھر بریکٹ میں کہو (قادیانی گروپ اینڈ لاہوری گروپ)

میں نے کہا مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ دیکھو مرزا "غلام احمد قادیانی یہ تین لفظ دنیا میں میرے سوا کسی اور کو صادق نہیں آتے۔ میرا ہی نام ہے صرف مرزا غلام احمد قادیانی۔" میں نے کہا اتنی تخصیص ہوئی اس کی اس کی اپنی زبان سے اس کو لکھو۔

سب پیرزادہ صاحب جو ہیں وہ حیران رہ گئے انہوں نے کہا مفتی صاحب اس پلید زادے کا نام کیوں دستور میں لکھتے ہو سارا دستور پلید ہو جائے گا' اب میرے جذبات کو اس نے ابھارنا چاہا کہ سارا دستور پلید ہو جائے گا اس کا نام لکھ کے۔

میں نے کہا کوئی بات نہیں پیرزادہ صاحب! قرآن میں ابلیس بھی ہے' فرعون بھی ہے' لیکن قرآن پھر بھی پاک کتاب ہے' اس پر لعنت ہی بھیجیں گے نا! ہم نے کونسا اس کو مبارکباد دینی ہے۔ اگر قرآن ان کافروں کے ناموں سے نہیں پلید ہوتا پھر بھی پاک کتاب مبارک کتاب ہے تو یہ بھی ہمارا دستور پلید نہیں ہوتا۔

میں نے کہا اسی دستور کے دیباچہ میں لکھا دیں دستور کا حصہ ہے وہ بھی۔ اس میں قائداعظم محمد علی جناح کا نام ہے یا نہیں اس نے کہا قائداعظم کا نام آسکتا ہے۔

اور پھر اس دستور میں جس میں ہم نے مسلمان کی تعریف کی۔ حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی حضرت محمد ﷺ کا نام بھی تو نام دستور میں ضرورت کے لئے آسکتا ہے۔

آخر وہ غریب بے بس ہو گیا اور اس نے کہا اور ایسا کرو کہ احمدی اور یہ قادیانی اور لاہوری بریکٹ میں۔ ہمارے بھٹو صاحب بھی اس پر آمادہ ہو گئے تھے کہ یہ ہو جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ بات تو واضح ہو گئی۔ میں نے کہا نہیں' میں نے کہا کہ میرے ساتھ دوسرے کمرے میں چلو' میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ میں نے کہا' ان کے سامنے میں کیا بحث کروں۔ میں نے اس سے کہا کہ دیکھو اگر آپ دستور میں لکھتے ہیں احمدی جی اور پیچھے بریکٹ میں کرلیں قادیانی گروپ اینڈ لاہوری گروپ تو بریکٹ بند دستور کا جزو نہیں ہوتا وہ وضاحت کے لئے تشریح کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن دستور کا حصہ نہیں ہوتا' بریکٹ بند کے معنی یہ ہیں کہ اس فقرے کا اصل حصہ نہیں تو نام تو ان کا احمدی ہو گیا' پھر بریکٹ دستوری نہیں' سب نے کہا یہ تو بات ٹھیک ہے۔

خیر...... میں نے کہا اگر ایسا ہو جائے کہ ہم جائے ایک گروپ کے اچھوت آگے لکھیں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ یہ دو فرقے بنالیں اور پھر بعد میں بریکٹ میں یہ کہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ بریکٹ میں وہ آجائیں' نام ان کا پڑ گیا' قادیانی لاہوری گروپ اور بریکٹ میں یہ ہو جائے گا کہ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں تو یہ بریکٹ میں بند ہو جائے گا یہ حصہ نہیں دستور کا۔ اس پر بڑی بحث کے بعد اتفاق ہو گیا اور رات کو بارہ بجے تک ہم نے بھٹو صاحب سے بحث کی وہ نہیں مانتے تھے او ہو او ہو اتنی بحث اور یہ حضرات پنڈی میں بیٹھے ہمارا انتظار کر رہے تھے کہ کیا فیصلے کراتے ہیں اور کل آخری رات ہے رات بارہ بجے تک بیٹھے رہے آخر اس سے منوالیا۔

مسلمانو! اس عظیم الشان اور تاریخی فتح کا تاج ان شہیدوں کے سر ہے۔ جنہوں نے سنگینوں کے سائے میں عشق رسول ﷺ کی داستانیں رقم کیں' جنہوں نے عقوبت خانوں کے چہرے پر مسکراہٹیں سجائے موت سے ہم آغوش ہو گئے' جنہوں نے اپنی لاشوں کا بند باندھ کر اندھیروں میں درود شریف کا چراغاں کیا' جنہوں نے گولیوں کی خوفناک تڑتڑ کا جواب ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے دیا' جنہوں نے اپنی جوانی کا گرم خون دے کر چراغ ختم نبوت کو فروزاں رکھا' جو جھوٹی نبوت کے منہ زور سیلاب کو روکا' جنہوں نے اپنے خون ناپاب سے سڑکوں پر ختم نبوت زندہ باد تحریر کیا۔ ظالموں نے جن کی لاشوں کو جانوروں کی طرح گلیوں اور بازاروں میں گھسیٹا' جن کی لاشیں غائب کر کے ویرانوں میں دبادی گئیں' جن کی لاشیں ٹرکوں میں بھر کر دریائے راوی میں بہادی گئیں' جو عشق رسول ﷺ میں اپنے بچوں کو داغ یتیمی دے گئے' تحفظ ختم نبوت کے جشن میں جن کی بیویوں کے سہاگ اجڑ گئے' ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جن کے بوڑھے والدین کے سہارے ٹوٹ گئے۔

اے جان دینے والو محمد ﷺ کے نام پر
ارفع بہشت سے تمہارا مقام ہے
تحریک پاک ختم نبوت کے عاشقو
واللہ! تم پر آتش دوزخ حرام ہے

آیئے...... انتہائی مئودب ہو کر...... زبان دل سے...... اسلام کے ان عظیم سپوتوں اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کے حضور سلام محبت و عقیدت پیش کرتے ہیں:

سلام ان پر جنہوں نے سنت سجاد زندہ کی
سلام ان پر جنہوں نے کربلا کی یاد زندہ کی
سلام ان پر کہ جو ختم نبوت کے تھے شیدائی
سلام ان پر کہ جن کی جرأت رندانہ کام آئی
سلام ان پر جنہوں نے مشعلیں حق کی جلائی ہیں
سلام ان پر جنہوں نے گولیاں سینوں پر کھائی ہیں
سلام ان پر جو جیتے تھے فقط اسلام کی خاطر
جناب خواجہ ﷺ دوسرا کے نام کی خاطر
سلام ان پر کہ جو ختم رسالت کے تھے پروانے
جو عاقل باخدا تھے اور حضور خواجہ ﷺ کے دیوانے
سلام ان پر کہ جن کی غیرت ایمان تھی زندہ
سلام ان پر قیامت تک ہے جن کا نام پائندہ

# اخبار ختم نبوت

## مولانا عبدالقدوس میمن (ہنگورجوی)

### سہ ماہی تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ (نمائندہ خصوصی) مولانا عبدالقدوس ہنگورجوی نے ماہ ربیع الثانی' جمادی الاول' جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ میں حضرت مولانا جمال اللہ صاحب الحسینی (پنوعاقل) کے زیر نگرانی ضلع گھوٹکی' شکارپور' جیکب آباد' لاڑکانہ کا تفصیلی تبلیغی دورہ کیا۔ مولانا ہنگورجوی نے میرپور ماتھیلو میں استاذ حدیث میں مولانا محمد اسحٰق صاحب اور گھوٹکی شہر میں مولانا قاری احسان الحق صاحب سے علاقہ کی رہبری اور مختلف علماً کرام کے طرف تعارفی پیغامات لئے اور ضلع گھوٹکی کے گاؤں ڈرنگ چاچڑ' راؤنتی' لاباڑہ' کوٹ سبزل' ڈہیرکی' احسان گوٹھ' ددھن گوٹھ' شہیدان' شجاری شریف' قادرپور' صادق لکھن' عبداللہ لکھن' ایوب لکھن' گھوٹکی شہر کے قدیمی مدرسہ قاسم العلوم میں ختم نبوت اور "فتنہ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت" کے موضوع پر بیانات کئے۔ مولانا نے ضلع شکارپور کے لئے مولانا غلام قادر منصور صاحب سے علاقہ کی معلومات حاصل کی' ضلع شکارپور کے شہر گڑھی یاسین' ڈکھن گوٹھ' مدیجی' دڑو' لکھی غلام شاہ' گوٹھ تاپر' عبدو' بھرکن' کھائی' ہوتھی' چک شہر' رستم' سومرانی شریف' محمد آباغ' پارکو' خان محمد کلھوڑہ' ڈکھی گڑھی' جراریوڑ' میں قرآن مجید و احادیث رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں ختم نبوت کا عقیدہ اور منکرین ختم نبوت کے کفریہ عقائد اور ان کے فتنوں سے آگاہ کیا۔ ضلع جیکب آباد کے شہر کندھ کوٹ' بڈانی' گوٹھ بھٹہ' سانگی' منو' کشاپور' کشمور' گندو' غوث پور' مچھی ہٹڑو میں پروگراموں کے لئے مولانا عبدالجبار سموں سے رہبری حاصل کی ٹھل شہر' میرپور برڑو' گوٹھ سید احمد شاہ' جعہ ڈکھن' مبارکپور' نکاچنا' شہر جیکب آباد' گڑھی خیرو کے لئے حضرت مولانا فیض محمد صاحب ڈول اور مولانا صلاح الدین صاحب ڈول سے تعاون حاصل کیا' ضلع لاڑکانہ میں شہدادکوٹ' بیر شریف' قمبر' میروخان میں بھی ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی بیانات کئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مجلس کی کارکردگی اور سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں مطلع کیا۔ مولانا ہنگورجوی صاحب نے مذکورہ چار اضلاع میں ان بزرگ شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور دعائیں حاصل کیں' غزالی دوران حضرت مولانا سائیں عبدالکریم صاحب مدظلہ العالی بیر شریف والے' حضرت مولانا بزرگ محمد عالم صاحب جرارپھوڑ' حضرت مولانا میاں نور احمد صاحب بیر شریف' حضرت مولانا علی محمد حقانی صاحب لاڑکانہ' مولانا قاری محمد علی صاحب (گندو)' حضرت مولانا فیض محمد صاحب ڈول جیکب آباد' حضرت مولانا نعیم اللہ خان صاحب کورٹ سبزل' حضرت مولانا محمد صلاح الدین صاحب ڈول (ٹھل)' مولانا غلام قادر شکارپور' مولانا قاری عبدالقادر صاحب اور مولانا حاجی احسن صاحب داولغاری' مولانا عبدالجبار سموں' مولانا عبدالسمیع صاحب کندھکوٹ' حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سومرانی شریف' مولانا حافظ غلام رسول شہدادکوٹ' قاری مولانا عبداللہ صاحب (رستم) مولانا جان محمد سومرو' مولانا رحیم بخش سومرو' ڈاکٹر فضل اللہ سیفار' مولانا عبدالغفور برڑو' اور دیگر علماً کرام و صلحأ عظام سے ملاقات ہوئی۔۔ مولانا ہنگورجوی نے غوث پور شہر میں چند غیر مسلم افراد سے اتفاقی ملاقات میں ان کو قادیانیوں کا خارج از اسلام اور منکرین ختم نبوت ہونا اور محمد عربی ﷺ کا بدترین دشمن ہونا واضح کر کے سمجھایا۔ بعد ازاں ہنگورجوی صاحب مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب کے ہمراہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے بعد سہ ماہی میٹنگ ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ میں مولانا عبدالقدوس ہنگورجوی کا تھر کے علاقہ ضلع مٹھی اور عمر کوٹ میں تعین ہوا۔ جہاں وہ اپنی خدمات تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس خدمت دین کو قبول فرمائے۔ (آمین)

# تصویرِ مرزا

عبداللطیف غوریؔ ، چنیوٹ

دعویٰ نبوت "مرزا" کا' نعرہ کافرانہ ہے
بن گیا مرتد مسلمانی کا بہانہ ہے
برطانیہ سے محبت اس کے دین کا پیمانہ ہے
نبوت اس کی انگریز ہی کا شاخسانہ ہے

پچاس کے بدلے پانچ یہ اصول عیارانہ ہے
منسوخ کرنا جہاد کو کام جاہلانہ ہے

نامراد محمدی بیگم کا عاشق اور دیوانہ ہے
بھانو سے ٹانگیں دبانا فعل فاسقانہ ہے
لیتا انگریز سرکار سے وظیفہ ماہانہ ہے
ملکہ وکٹوریہ کا بہت بڑا پروانہ ہے

بڑا کذاب و دجال سچ سے بیگانہ ہے
کتاب تذکرہ الہام شیطانی کا خزانہ ہے

لعنت لعنت ہزار لعنت اس کا ترانہ ہے
ٹانک وائن شراب کا رسیا و مستانہ ہے
قادیاں برابر ہے مکہ و مدینہ' خیال پاگلانہ ہے
اس کا نام ہے قرآن میں قول ابلیسانہ ہے

مٹی کو گڑ سمجھنا بات کتنی احمقانہ ہے
پتہ نہیں دائیں بائیں کا مگر دعویٰ پیغمبرانہ ہے

ماں کے پیٹ میں سننا جھوٹا افسانہ ہے
شانِ نبوت کے خلاف فطرت شاعرانہ ہے
عیسیٰ ؑ کا باپ ہے کوئی؟ عقیدہ گستاخانہ ہے
خدا نے کی ہمبستری یہ کلمہ ملحدانہ ہے

کردار ربانی مرزائیت کا بڑا منافقانہ ہے
باب اس کی سیرت کا غیر شریفانہ ہے
غوریؔ مقام موت اس کا جائے پاخانہ ہے
واللہ مرتد کا جہنم و ہاویہ ٹھکانہ ہے

REGD. NO. SS-160

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

# شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

**ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے**

**زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں**

ترسیل زر کا پتہ

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

**دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان**

فون، 514122-583486، فیکس، 542277

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

**جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں**

فون: 7780337 فیکس: 7780340

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں